صدور انقلاب

امام خمینیؒ کی نظر میں

مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینیؒ

بین الاقوامی امور

صدور انقلاب

امام خمینیؒ کی نظر میں

ناشر: مؤسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ۔ بین الاقوامی امور

پتہ: جمہوری اسلامی ایران

تہران خیابان شہید باہنر خیابان یاسر خیابان سودہ ۵

پوسٹ بکس: ۶۱۴۔۱۹۵۷۵ کوڈ: ۱۹۷۷۶

ٹیلی فون: ۵۔۲۲۹۰۱۹۱ ۲۲۸۳۱۳۸ فیکس: ۲۲۹۰۴۷۸ (۲۱ ۰۰۹۸)

طبع: دوئم۔۲۰۰۵ء تعداد:

قیمت: ریال

ای میل: info@imamkhomeini.org

مقدّمہ

معمولاً کہا جاتا ہے کہ انقلابات ایسے شرائط میں وقوع پذیر ہوتے ہیں کہ جب اکثر لوگوں کی امیدیں اور آرمان خطرے سے دوچار ہوں اور بر سر اقتدار حکومت عوام کے مسائل اور مشکلات کو درک کرنے اور حل کرنے سے عاجز و ناتوان ہو۔ انقلابات بر سر اقتدار حکومت کی موجودہ حالت کے ساتھ ٹکراؤ اور تخاصم کے ماحول و شرائط میں جب کامیابی (کی منزل) سے ہمکنار ہوتے ہیں اس وقت ہمسایہ ممالک، بلکہ عالمی سطح پر انقلاب کے تجربات کے صدور کا مسئلہ موضوعیت پیدا کرتا ہے۔ محمد رضا پہلوی کی حکومت کو گرانے کے بعد، ایران کے اسلامی انقلاب نے بھی اس جامع قانون کی پیروی کی۔ انقلاب کی عمیق امید کے مشخصات کی بناپر اس کے صدور کا موضوع حتمی طور پر سنجیدگی سے سامنے آیا۔ ایسے شرائط میں وہ فکریں جو دور اور نزدیک سے اعتقادی طور پر انقلاب کے ساتھ ہم آہنگی برقرار رکھے ہوئے تھیں، اپنی خاص تعبیر کی روشنی میں بوکھلا گئیں۔

یہ فکریں تین اصلی نظریات کے ضمن میں پائی جاتی ہیں:

پہلے نظریئے کے طرفدار نیشنلسٹ لوگ تھے۔ نیشنلزم قوم پرستی کے مفہوم میں ایران کی تاریخ میں قدیم سے موجود ہے۔ لیکن مشروطیت [1] کے دوران کے بعد بعض ایسے نیشنلسٹوں نے ظہور پیدا کیا جو مغربی ثقافت کو ایران میں لانے کا سابقہ رکھتے تھے۔ یہ نیشنلسٹ جو اکثر رضاخان کی حکومت کے خدمت گزار تھے۔ بیس شہریور (۱۱ ستمبر) [2] کے بعد دوسروں کی مداخلت کے خلاف ایک

---

1. انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں ایران کے حالات کی دگرگونی اور حکام کے ظلم وجور سے عوام کا تنگ آجانا، حکومت کے جارح اور ستمگر عمال اور مامورین کے ظلم واستبداد کی وجہ سے عوام کا پیمانہ صبر لبریز ہونا، مملکت کے امور کو چلانے میں بادشاہ وقت، مظفر الدین شاہ کی عدم صلاحیت، سستی اور کمزوری اور ادھر علما کا قیام اور عوام کی بڑھتی ہوئی بیداری اور آگاہی ایک ایسے انقلاب کا پیش خیمہ بن گئی جو بعد میں مشروطہ تحریک کے نام سے معروف ومشہور ہوئی اور عوام کی طولانی جدوجہد اور کوششوں کے بعد بالآخر سنہ ۱۳۲۴ھ ش (۱۹۰۶ئ) میں یہ تحریک کامیابی کی منزل تک پہنچ گئی۔ اگرچہ اس تحریک کی صحیح سمت میں راہنمائی نہیں ہوئی لیکن پھر بھی ایران میں اجتماعی تشکل کی دگرگونی، طبقاتی امتیازات کے خاتمے، درباریوں کی قدرت اور طاقت کے محلوں کو گرانے اور بڑے بڑے مالکوں کے رعب ودبدبے کو مٹاکر قانون وعدالت برپا کرنے میں ایک عظیم تغیر وانقلاب وجود میں لے آئی۔ یہ اور بات ہے کہ سیاسی وحکومتی میدان سے علما کو الگ کرنے اور مغربی عناصر کے نفوذ کی وجہ سے مشروطہ تحریک اپنے مطلوبہ نتیجہ تک نہیں پہنچ سکی اور ''ایران کے سابق شاہ کے باپ'' رضاخان کے کودتا کے ذریعے دوبارہ موروثی سلطنتی نظام حاکم ہوگیا۔

2. رضاخان جو ایران میں پہلوی سلطنت کا بانی تھا اس نے سنہ ۱۲۹۹ھ ش (۱۹۲۰ ء) میں انگریز حکومت کے طے شدہ پروگرام کے مطابق کودتا کیا اور سنہ ۱۳۰۴ھ ش (۱۹۲۵ئ) میں وہ تخت سلطنت پر بیٹھ گیا۔ کودتا کرنے سے پہلے وہ قزوین شہر میں قزاقیوں کے ایک لشکر کا کمانڈر تھا۔ ۲۵ شہریور سنہ ۱۳۲۰ھ ش (۱۶ ستمبر ۱۹۴۱ ء) جس وقت ایران کا ملک اتحادی فوجوں کے قبضہ میں آگیا تو رضاخان نے متحدین کے رؤسا کے صلاح ومشورے سے استعفیٰ دے دیا اور حکومت کی باگ ڈور اپنے بیٹے محمد رضا کے حوالے کردی جسے متحدین کی حمایت حاصل تھی۔ ان تحولات کی بناپر جو سیاسی صورتحال اور فضا پیدا ہوئی اور ایسی آزادی بخشنے کی راہ ہموار ہوئی جس تک پہنچنے کیلئے پانچ سال بھی نہیں لگے اور یہ تمام چیزیں انگریزوں کے پہلے سے طے شدہ پروگراموں کے مطابق تھیں اور ان کے عوامل کے ذریعہ ان کا اجرا ہوتا تھا۔ رضا شاہ کی ملک بدری جزیرۂ موریشس جو بحر ہند میں جزیرہ مڈگاسکر کے مشرق میں واقع ہے۔ وہاں اس کی ملک بدری کا حکم بھی انگریزوں کے دستور سے نافذ ہوا۔ بالآخر سنہ ۱۳۲۳ھ ش (۱۹۴۴ئ) میں وہ جنوبی افریقہ کے شہر جہانسبرگ میں اس دنیا سے چل بسا۔

سیاسی حرکت کے طور پر سامنے آئے اور بتدریج مصدق [1] کی حاکمیت کے دوران میں یہ لوگ اپنے عروج پر پہنچ گئے تھے۔ایک انفعالی حالت میں انہوں نے اس طرف تمایل پیدا کیا کہ بین الاقوامی حوالوں و فیکٹروں پر توجہ کئے بغیر قومی حالات کی بہبود اور علمی اور ٹیکنالوجی سطح کے ارتقا میں لگ جانا چاہیے اور عالمی سطح پر حساسیت پیدا کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ سنہ ۴۰ھ ش کے دھائی کے آغاز میں اس فکر کا اظہار وجود اسی زمانے میں امام خمینیؒ کی قیادت میں نہضت اسلامی کے رشد کے ساتھ بطور کامل مشہود تھا۔اسلامی فکر و اندیشہ کو ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے تحرک کا مرکز نیشنلزم اور قوم پرستی کو قرار دیتے تھے۔انقلاب اسلامی کی کامیابی چونکہ کسی ایک پارٹی یا منسجم ادارے کے ضمن کے طور پر وجود میں نہیں آئی تھی۔ لہذا یہ بات اس نظریئے کی عظمت کا پرچار کرنے کیلئے ایک مناسب موقع عطا کرتی تھی۔ بوڑھے اور ادھیڑ عمر ٹکنوکریٹ جو تین دھائیوں سے پہلوی حکومت کے خلاف مشروطہ کے بنیادی قانون پر مبنی اعتراض آمیز حرکتیں انجام دے چکے تھے اس میدان کو اپنی فکر کو ثمر بخش بنانے کیلئے قرار دیتے تھے۔

انقلابی شرائط پر توجہ کئے بغیر بین الاقوامی عرف اور نظام سے ہم آہنگ سانچے میں قومی تعمیر کے نعرہ، اس نظریئے کے حامیوں کا پہلا کارنامہ تھا۔ صدور انقلاب اسلامی کی بحث کے بھرپور طور پر سامنے آنے کے ساتھ ہی انہوں نے داخلی تعمیر نو کو اپنی اولویت قرار دیتے ہوئے اشارتاً اپنی مخالفت کا اعلان کر دیا۔اس نظریئے کے طرفدار اس بات کے مدعی تھے کہ صرف ایرانی قوم سے متعلق ذمہ داری اور مسئولیت کا احساس کیا جائے اور رشد و ترقی کے تمام پہلو صرف ایرانی قوم کے مفادات اور منافع کو شامل ہونے چاہئیں اور اس قسم کے رشد کیلئے اصلی محور ایرانی ہونا شمار کیا جاتا تھا۔ یہ نظریہ عالمی تحولات کی نسبت انفعالی اور بے اثر نقطہ نظر رکھتا تھا اور عالمی سطح پر صرف ان بعض تحولات کی نسبت اپنا ردعمل دکھاتا جو بین الاقوامی تعہدات اور ملک کے مدوّن ہونے سے ارتباط رکھتے تھے۔ دنیا کے نظام کے ساتھ اپنی اقدار کو مد نظر رکھتے ہوئے طرز عمل اپنانے کو اس نظریئے کے مطابق غیر پسندیدہ عمل تصور کیا جاتا

---

1. ڈاکٹر محمد مصدق (۱۲۶۱۔۱۳۴۶ھ ش بمطابق ۱۸۸۲۔۱۹۶۷ ء) مرزا ہدایت کے فرزند اور سیاستدان تھے۔ وہ پیرس کے لاء کالج سے فارغ التحصیل تھے۔انہوں نے سوئزرلینڈ کی نوشاٹیل یونیورسٹی سے قانون کے شعبہ میں ڈاکٹریٹ کی تھی۔ سنہ ۱۲۹۹ھ ش (۱۹۲۰ ء) میں وہ فارس کی حکومت اور سنہ ۱۳۰۱ھ ش (۱۹۲۲ء رضاخان کی حکومت کے دوران) آذربائیجان کی حکومت کے منصب پر فائز رہے۔ قانونگزاری کے پانچویں، چھٹے، چودھویں اور سولھویں دوروں میں وہ پارلیمنٹ کے ممبر رہے۔ڈاکٹر مصدق نے پارلیمنٹ کے سولھویں دورے میں چند سیاسی احزاب سے مل کر، قومی محاذ کی بنیاد رکھی۔ تیل کے قومیانے کا قانون پاس ہونے کے بعد، شاہ اس کو وزیر اعظم منتخب کرنے پر مجبور ہو گیا۔ڈاکٹر مصدق جو مذہبی رہبروں کی حمایت اور بالخصوص آیت اللہ کاشانی مرحوم کی بے دریغ حمایت اور پشت پناہی سے حکومت بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور عوام کی بھی اسے مکمل حمایت حاصل تھی۔ وہ پالیسی جو اس نے اختیار کر رکھی تھی اس نے کافی حد تک شاہ کے اختیارات کو کم کر دیا تھا۔ تیر کے مہینے میں سنہ ۱۳۳۰ھ ش (۱۹۵۱ ء) میں مناسب فرصت پا کر شاہ نے اس کو برطرف کر دیا۔ لیکن لوگوں کے اعتراضات سے اسے روبرو ہونا پڑا۔ لہذا مجبوراً دوبارہ اسے کابینہ بنانے پر مامور کیا۔ڈاکٹر مصدق جو دین کو سیاست سے جدا سمجھتے اور آیت اللہ کاشانیؒ جو مذہبی قواعد اور اصولوں کی رعایت کو معاشرہ کے چلانے میں ضروری سمجھتے تھے ان دونوں کے درمیان ایسا اختلاف پیدا ہو گیا جو روز بروز بڑھتا گیا، بالآخر ۲۸ مرداد سنہ ۱۳۳۲ھ ش (۱۹ اگست ۱۹۵۳ ء) میں امریکی کودتا کے ذریعہ مصدق کی حکومت ساقط ہو گئی۔ڈاکٹر مصدق گرفتار ہو گئے اور تین سال تک جیل کاٹنے کے بعد وہ احمد آباد نامی دیہات کی طرف تبعید کر دیئے گئے جو تہران اور قزوین کے درمیان واقع ہے اور آخری عمر تک وہ اسی دیہات میں رہے۔

تھا۔ان کے نعروں کے ہمراہ اس نقطہ پر بھی توجہ ہوتی تھی کہ ایک آزاد، آباد اور مستقل ایران کی ہمیں تعمیر کرنی چاہیے اور تمام ممالک کے ساتھ دوطرفہ اور مستمر روابط برقرار کئے جائیں اور ہم دنیا کی موجودہ صورتحال کے ساتھ ملحق ہوجائیں۔اس گروہ کا اعتقاد تھا کہ انقلاب کی حیثیت اور قدریں صرف قومی حدود کے اندر ہی قابل قبول ہیں اور انقلاب کو اپنے ہمسایوں سے کسی قسم کا تعرض اور چھیڑ چھاڑ نہیں کرنا چاہیے۔ لہذا یہ گروہ صدور انقلاب کا بطور کلی مخالف تھا اور اس کام کو بین الاقوامی حالات و معاملات سے متصادم سمجھتا تھا۔

دوسرا نظریہ: اس گروہ میں بظاہر انقلابی عناصر موجود تھے جو قومی سرحدوں کو استعمار کے تسلّط کے دور کا شاخسانہ قرار دیتے تھے اور وہ اس بات کے بھی معتقد تھے کہ دنیائے اسلام ایک زمانے میں متحد اور ہم آہنگ رہی ہے اور جو مغربی ثقافت کے دو قطبوں یعنی نیشنلزم اور استعمار کے ہجوم کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ہے اور قدرتمند حکومتوں کے مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے انہوں نے قومی پرچموں اور سرحدوں کو تشکیل دیا ہے اور اس طرح قوم پرستی اور قومی تفاخر نے اپنی جڑیں مضبوط کیں اور وہ اسلام اور اسلامی ثقافت کی اقدار پر چھا گئی ہیں۔اس نظریئے کے حامی (رخنہ اندازی کی تھیوری) پر اعتقاد رکھتے اور ہر قسم کی مشکلات، پسماندگی، ثقافتی جمود اور سرحدبندیوں کو استعمارگر حکومتوں کی منظم سازشوں کا نتیجہ سمجھتے تھے۔اس گروہ کیلئے قدرتمند کی توجیہہ (اسلام سرحد نہیں پہچانتا) ایک مناسب حربہ تھا اور اس ضمن میں قابل توجہ مشروعیت کو بھی اپنے لئے نظر میں رکھے ہوئے تھے۔ قومی سرحدوں میں باقی رہنے اور اندرونی اور صرف داخلی توسعہ کیلئے جدوجہد کو ایک قسم کی سازش اور درمیانہ روش سمجھتے تھے۔ان کی نظر میں انقلابی قدریں عالمی ہجوم کی صورت میں مٹ سکتی ہیں اور انقلاب سے تحقق یافتہ نمونے ناکامی و شکست سے دوچار کر سکتے ہیں۔ موجودہ قدروں پر مستمر اور دائمی حملہ اور ارد گرد کی حکومتوں کو نابود کرنے کی سمت تلاش کرنا اس نظریئے کے حامیوں کا اصلی مقصد تھا۔فوجی توانائیوں، باغی سرگرمیوں اور سراغ رسانی سے بہرہ مند ہو کر اور آزادی خواہ تحریکوں کو مسلح کر کے جابر اور ظالم حکومتوں کو خطرے میں ڈالنا اس گروہ کی توجہ کا خاص مرکز تھا۔ان کی نظر میں قومی رشد صرف مسلمان قوموں میں انقلابی کڑیوں کو ایجاد کرنے کے ضمن میں اور عالمی استعمار کے منافع و مفادات کو خطرے میں ڈالنے کی صورت میں ہی قابل قبول تھا۔ لہذا اس نظریئے نے بڑی تیزی کے ساتھ اپنے آپ کو پہلے نظریئے کے مقابلے میں پیش کیا۔اس نظریئے کے مطابق آرمانی مفادات قومی مفادات کے ساتھ یکساں ہیں اور بیرونی سیاست میں اولویت اعتقادی مفادات کو دی جانی چاہیے اور وہ بھی سخت گیر موقف کے ساتھ۔ کسی قسم کے بین الاقوامی قانون اور اداروں کو تسلیم نہ کرنا اور اس ظالمانہ سسٹم کی مکمل نابودی تک مسلسل جنگ وجہاد اور طاقت اور قدرت کے ذریعہ انقلابی قدروں کو وجود میں لانا اس گروہ کا مطمع نظر تھا۔

تیسرا نظریہ: اس نظریئے کے حامی معتقد تھے کہ اندرون ملک ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور تمام انقلابی، قانونی حتیٰ سخت فوجی طریقوں اور وسائل کو کام میں لاکر ایک قابل فخر اور مثالی امت بنائیں اور اس مقصد کے تحقق کیلئے تمام وسائل سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس نظریئے کے حامی عالمی پیمانے پر مسالمت آمیز سیاست کے ہمراہ مناسب وقت وفرصت کی تلاش میں رہتے اور معتقد تھے کہ قومی منافع اور مصالح کو نظر میں رکھتے ہوئے اور موجودہ شرائط کا بھی لحاظ کرتے ہوئے جہاں کہیں ضرورت پڑی وہاں ظلم واستبداد سے وابستہ حکومتوں پر ہم ضرب لگائیں گے اور اگر حالات سازگار نہ ہوئے تو موجودہ صورتحال کے ساتھ افہام وتفہیم کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ یہ نظریہ پہلے اور دوسرے نظریئے سے جڑا ہوا ہے اور ان کی تلفیق ہے، اس کے حامیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک ہم ملک کے اندرونی حالات اور اوضاع کو مضبوط نہ بنالیں، اس وقت تک ہمیں عالمی سطح پر کسی قسم کا تعرض نہیں کرنا چاہیے، بلکہ داخلی اوضاع وحالات کو بہبود بخشنے اور اپنے اہداف تک پہنچنے کے بعد بتدریج ہمیں چاہیے کہ ہم عالمی سطح اور گردونواح کے محیط سے نبرد آزما ہوں۔ اگر کسی جگہ ہمارے مفادات خطرے میں پڑ گئے اور سختی کارساز نہ ہوئی تو اس صورت میں بڑی طاقتوں کے ساتھ تفاہم اور بین الاقوامی سطح پر صلح کیلئے اقدام ناگزیر ہے۔ یہ نظریہ ایک حد تک اندرون ملک انقلابی فکر سے متاثر اور عالمی سطح پر بڑی حکومتوں کی سیاست سے ہم آہنگ تھا۔ اس نظریئے کے مطابق انقلابی اہداف تک پہنچنے کیلئے تمام روشوں کو کام میں لانا مشروع اور قابل قبول سمجھا جاتا تھا۔

امام خمینیؒ جو انقلاب اسلامی کی قدروں کے ساتھ کاملاً ہم آہنگ تھے، بلکہ ان قدروں کے عین سمبل اور روح رواں تھے اس سلسلے میں ''دقیق موقف'' پیش کرتے ہیں جو اپنے مفاہیم کے متن میں ان تینوں نظریات کو نسبی طور پر رد کرتا ہے۔ نیشنلزم نظریئے کو اس دلیل کے ذریعہ غلط ثابت کرتے ہیں کہ وہ غیر دینی اصولوں کو انقلاب اسلامی کی اقدار میں داخل کرتے ہیں۔ اس نظریئے کو امامؒ نسبتاً آشکار طور پر منفی قرار دیتے ہیں، کیونکہ ''ایران محوری'' لازمی طور پر ''اسلام محوری'' کے برابر نہیں، بلکہ اس سے کہیں محدود تر ہے۔ دوسری طرف نیشنلزم نظریہ مکمل طور پر لچکدار تھا اور انقلابی شرائط کے ساتھ کسی قسم کی ہم آہنگی اور مطابقت نہیں رکھتا۔ ہر قسم کے تحول وترقی کو قومی سرحدوں کے اندر محدود کرنا اور اسی کو اپنی فعالیت اور حرکت کا محور قرار دینا عالمی حالات پر توجہ نہ کرنے کا واضح ثبوت ہے۔ انقلاب کے قطعی صدور کے سلسلے میں امامؒ کا واضح اعلان اس نظریئے کو قبول نہ کرنے کے متعلق ٹھوس اور واضح ثبوت ہے۔

دوسرا نظریہ بھی چونکہ وہ عالمی معاشرے کی نفی کیلئے ہر ممکنہ وسیلے کو کام میں لانے کو جائز قرار دیتا ہے۔ لہذا امام خمینیؒ نے اس کو بھی قبول نہیں کیا ہے، اگرچہ یہ نظریہ استعمار کے زمانے کی رائج وقائم کردہ سنتوں کے ساتھ متصادم نہیں ہے، کیونکہ ہمسایہ ممالک پر فوجی چڑھائی اور اسلامی ممالک اور تیسری دنیا کی حکومتوں کو زبردستی سرنگوں کرنا استثماری روشوں کو کام میں لانے کی یاد تازہ کرتا

ہے۔انقلاب کے حلقوں اور کڑیوں پر یقین کے ساتھ ساتھ باغی گروہوں کو مسلح کرنا، پارٹی بازی، تشویق اور ترغیب کے ذریعہ بمب گزاری اور دہشت اور موجودہ حکومتوں کی مطلق نفی کرنا اور اکثر لوگوں کی عمیق حرکت کو مورد توجہ قرار نہ دینا ہے۔ لہذا امام خمینیؒ کی جانب سے یہ روش نادرست اور غیر ممکن شمار ہوتی ہے۔ قومی سرحدوں کو یکسر ختم کرنا جو موجودہ دور میں ایک مضبوط حقیقت اور واقعیت کے عنوان سے عالمی سطح پر قابل قبول ہیں اور تمام ملتوں نے ان کی تائید کی ہے، ایک خطرناک اور ویران کن حرکت ہے۔ امام خمینیؒ اس بات پر تاکید فرماتے ہیں کہ ہم کو دوسروں کی سرزمین کی کوئی طمع اور لالچ نہیں اور اس فکر کی امام خمینیؒ نفی فرماتے ہیں۔

تیسرا نظریہ بھی چونکہ ایک قسم کی فرصت طلبی اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے اور قانونی و غیر قانونی تمہیدات کے ساتھ مناسب شرائط میں اپنے اہداف کو وجود بخشنے کے درپے ہے اور انقلاب کے صدور کو بھی اسی آئینے اور زاویے سے قابل قبول قرار دیتا ہے۔ لہذا اس نظریہ کی بھی امام خمینیؒ کی طرف سے نفی ہوتی ہے اور اس اعتبار سے کہ اس طرز تفکر کی تکیہ گاہ قومی تعمیر کے محور پر لگی ہوئی ہے اور عالمی سطح پر تعرض کو محدود پیمانے تک مورد قبول قرار دیتا ہے۔ لہذا اس نظریہ کی یہ صورت ایک قسم کی انفعالی حالت تصور کی جاتی ہے۔

امام خمینیؒ نے ان نظریات کے ناقابل قبول ہونے اور زمانے کے لحاظ سے ہر ایک کے نواقص کو اپنی تقریروں اور تحریروں کے ضمن میں بیان کیا ہے اور اس سمت میں ایک جامع حکمت عملی اپنانے کی ہمت کرتے ہیں جو بیسویں صدی کے انقلابات کی تاریخ میں بے مثل و نظیر ہے۔ اگرچہ بیسویں صدی کے انقلابات اپنے اہداف اور اقدار کے ضمن میں مذکورہ تین نظریات میں سے کسی ایک نظریئے کے تابع ہیں۔ لیکن انقلاب اسلامی کی روس اس سلسلے میں تمام انقلابات سے مختلف اور متفاوت ہے، کیونکہ امام راحلؒ نے مذکورہ نظریات کی نفی کے ساتھ ساتھ ایک جدید روش کی بنیاد رکھی ہے جو ان تمام نظریات سے ماوراء ہے۔ امامؒ کے نظریئے کے مطابق اسلام کی پر عظمت قدروں کے ساتھ وفاداری اور ان پر عمل پیرا ہونا اولویت رکھتا ہے۔ اسلام تمام انسانوں اور ابناء بشر کا دین ہے۔ پس اسلامی قدروں پر یقین اور اعتقاد عالمی جامعہ کی نسبت ایک قسم کی ذمہ داری کے احساس کا ثبوت ہے۔ ان مادی قدروں اور ثقافتوں کی نفی جو مشرق اور مغرب میں حکومت کیلئے نمونہ ہیں کے خلاف نبرد آزما ہونا اور تمام ملتوں کو اس قسم کی مضر ثقافتوں سے آگاہ کرنا عالمی جامعہ کی نسبت ایک قسم کی دائمی ذمہ داری کا احساس ہے۔ لہذا اس نظریئے میں تمام ملتوں کی سرنوشت پر توجہ کئے بغیر سرحدوں کا بند کرنا اور لازمی قیود میں اسیر ہونا، قومی رشد و توسعہ جیسے مسائل کی نفی کرنا ہے اور داخل میں ہر قسم کا رشد تمام ملتوں کے رشد کیلئے تلاش و کوشش کا مرہون منت ہے۔ اس طرز تفکر کی اصلی ماہیت اور حقیقت ظلم اور ظلم پذیری کے خلاف، تسلّط اور تسلّط گری کے خلاف، سکوت و خاموشی اور انفعالی رفتار و حرکت کے خلاف ہے۔ امام خمینیؒ کے نظریئے کے مطابق صرف اسی صورت میں دوسری قوموں کیلئے مناسب نمونہ بن سکتے ہیں کہ جب وہ احساس کریں کہ ان کی مشکلات اور مسائل کے متعلق انقلابی ذمہ داری

کا احساس پایا جاتا ہے۔ لہذا جیسا کہ مشاہدہ ہوتا ہے کہ تمام ملتیں انقلاب اسلامی کی مخاطب ہیں اور مقصد انہیں آگاہ بنانا ہے۔ صدور انقلاب کا مفہوم اس ضمن میں بطور کامل عجین اور روشن ہو گیا ہے کہ ایک روشن اور واضح طرز عمل اختیار کرنے کے ساتھ اور وہ یہ کہ تمام ملتیں اپنی سرنوشت اور قسمت کو بدلنے کیلئے اقدام کریں اور اس نظریئے میں ملتوں عزم اور اقدام کی جگہ فوجی اقدام اور حرکتوں کو کام میں لانے کی مکمل طور پر نفی ہوتی ہے۔ اس نظریئے میں دوسری حکومتوں کے ساتھ سیاسی روابط کا بھی وجود ہے، چونکہ انہیں بھی انقلابی ثقافت کی طرف دعوت دی جاسکتی ہے۔ اس نظریئے میں صدور انقلاب کے ساتھ ساتھ جو ایک حتمی اور انقلابی ذمہ داری شمار کی جاتی ہے۔ لیکن یہ حرکت اسی صورت میں کامیاب ہو گی جب اندرون ملک میں بھی ایک کامیاب اور موفق نمونہ فراہم کر سکے تاکہ امت شاہد کے عنوان کے ساتھ ایک عملی نمونہ ثابت ہو۔ لہذا ایک جامع اور کلی نتیجے کے طور پر صدور انقلاب امامؒ کے نظریئے کے مطابق اس مفہوم کے ساتھ کہ اندرون ملک انقلابی قدروں کے تحقق پر تاکید اور بیرون ملک انقلاب کی امیدوں اور اس کے اقدار کی نشر و اشاعت میں ضروری اہتمام کرنے پر تاکید کا نام ہے۔

البتہ بہتر یہ ہوگا کہ اس سلسلے میں ہر قسم کی ماخوذ کوشش کو کام میں لانے کے بجائے ہم امامؒ کی اصل آرا کی طرف رجوع کریں اور امامؒ کے پیغام اور معنی کو خود انہی حضرتؒ کے کلمات اور جملات میں تلاش کریں۔ جو کچھ اس مجموعہ میں جمع کیا گیا ہے ایسی عبارتیں اور حصے ہیں جنہیں آپؒ نے مختلف مقامات اور مختلف اوقات میں صدور انقلاب کے متعلق بیان فرمایا ہے اور اس اعتبار سے کہ بہت سے موارد میں اصلی پیغام کسی دوسرے موضوع کے ضمن میں بیان ہوا ہے اور امام خمینیؒ نے صدور انقلاب کے سلسلے میں سطحی اور جانبی لحاظ سے اشارہ فرمایا ہے۔ لہذا تمام منتخب حصے وقطعات مکمل ارتباط اور صراحت سے بہرہ مند نہیں ہیں۔ اس کے باوجود معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب اسلامی کی کامیابی سے قبل جب نہضت بام عروج پر تھی اس وقت سے لے کر امام خمینیؒ نے اپنی حیات کے آخری لمحات تک، ایک خاص عنایت صدور انقلاب کے متعلق رکھی ہے۔

اس مجموعہ کو جمع اور اکٹھا کرنے والوں نے اس کی فصل بندی پر خاص توجہ رکھی ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت امامؒ صدور انقلاب کے مسئلہ کو انقلاب اسلامی کی ذاتی اور ناگزیر خصلت کے عنوان سے پہلے نمبر پر معرفی فرماتے ہیں، کیونکہ انقلاب کے اسلامی ہونے کے لحاظ سے اور دنیا میں کروڑوں مسلمانوں کا پایا جانا جو اسلام کی عزت و عظمت کو ایک کھوئے ہوئے محبوب کی طرح تلاش کرتے ہیں۔ لہذا انقلاب اسلامی کے عزت آفرین اور آزادی بخش پیغام کی اشاعت منادیاں کی لازمی تصمیمات اختیار کرنے پر یا مخالفین کی جانب سے نشر واشاعت کی اجازت نہ دینے پر منحصر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ انسانی اور اجتماعی امور کا اصولی طور پر باہمی جوڑ اور پیوستگی اس بات سے مانع ہے اور اس کے ساتھ انقلاب اسلامی ایران کا باعظمت حادثہ ایسے زمانے میں وقوع پذیر ہوا ہے

جب ارتباطی وسائل ایسی سطح پر پہنچ گئے ہیں جہاں اس قسم کے واقعات اور پیغامات اور خبریں بڑی سرعت کے ساتھ پھیل جاتی ہیں بالخصوص اگر ایسا انقلاب ہو جو تمام انسانوں کے مشترکہ درد و رنج کی آواز دے رہا ہو تو اس وقت یہ تاثیر اور تاثر اور ناگزیر ہو جائے گا۔

لیکن حضرت امام خمینیؒ صدور انقلاب کے سلسلے میں اسی حد تک نہیں رکتے ہیں، بلکہ ان کیلئے صدور انقلاب ایک شرعی ذمہ داری بھی ہے جو اس احساس کی سمت میں ایک قدم اور اس کے ہمراہ ہے، وہ ایران میں مسلمانوں کو اسلام اور اس کے اعلیٰ تعلیمی احکام کی حاکمیت کیلئے مکلف اور ذمہ دار جانتے ہیں۔ تمام اسلامی ریاستوں میں اسلام کی حاکمیت اور دنیا کے تمام مسلمانوں اور مستضعفوں کی مظلومانہ آواز کی جوابدہی کو بھی اپنی اور اسلام ناب کی پیروی کرنے والوں کی ذمہ داری سمجھتے ہیں اور نیز یہ کہ انقلاب کی حفاظت اور صیانت کیلئے صدور انقلاب کو دشمنان انقلاب کے خطرے کو دور کرنے کیلئے ان پر ایک ٹیکنیکی یلغار کے عنوان سے ضروری سمجھتے تھے اور اس سلسلے میں اپنے پختہ عزم اور دوسرے حکومتی عہدہ داروں کے عزم راسخ کو صراحت کے ساتھ بیان کرتے تھے۔ لہذا بعد میں آنے والی فصل میں چند موارد کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ حضرت امامؒ انقلاب اسلامی کو زیر ستم لوگوں کی مطلوب قدروں کا نمونہ سمجھتے تھے اور اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ انقلاب اسلامی محروم اور مظلوم لوگوں کی امیدوں کا معرف ہے، لہذا ان کیلئے یہ قابل قبول ہے۔

چوتھی فصل میں صدور انقلاب کے معنی کی توضیح کے ضمن میں دشمنوں کی جانب سے جو شبہات اور پروپیگنڈے ہوتے ہیں ان کا واضح طور پر جواب دیا گیا ہے اور وضاحت کی گئی ہے کہ صدور انقلاب کا مطلب کسی بھی صورت میں دوسرے مسلمان ممالک پر فوجی لشکر کشی نہیں ہے۔

پانچویں فصل میں صدور انقلاب کے طرز عمل، شرائط اور عوامل کی جانب اشارے ہیں جو خود صدور انقلاب کے معنی کے متعلق تلویحی اشارات پر مشتمل ہو گی۔

چھٹی اور ساتویں فصل میں انقلاب کے صدور کی فکر کے متعلق دوستوں اور دشمنوں کے موقف کے سلسلے میں بحث کی جائے گی اور بالآخر آٹھویں فصل میں اس بات پر روشنی ڈالی جائے گی کہ صدور انقلاب سے ہاتھ میں نہ آنے والی امیدیں اور آرزوئیں مورد نظر نہیں تھیں، بلکہ ایک ایسا امر اور عمل مورد نظر ہے جو تحقق پذیر ہے۔ عالمی استکبار اور ان کے عوامل کی وسیع پیمانے پر تلاش اور خواہش کے باوجود بہت سے علائم اور شواہد اس بات پر گواہ ہیں کہ زیر ستم مسلمانوں نے انقلاب کی راہ اور رسم کو قبول کر لیا ہے اور ان میں سے بعض موارد کی جانب اشارہ ہو گا۔

ان مباحث کی جمع آوری کا یہ انداز اور طریقہ جمع کرنے والوں کے گروپ کی تشخیص سے انجام پایا ہے اور خود امامؒ کے پیش نظر ان موضوعات کی تقسیم بندی بیان کرتے وقت نہیں تھی۔ بعض عبارتیں اور حصے دقیقاً اس قالب کی پیروی نہیں کرتے اور بعض مقامات پر مضمون کا حصہ موجودہ فصل بندی سے کہیں وسیع تر ہے۔ تکرار سے بچنے کی خاطر مورد نظر حصہ ایک فصل میں آیا اور دوسری فصول میں اس کی طرف رجوع کرنے کو کہا گیا ہے۔ ہر فصل کے اندر منتخب حصے صرف اس کے صدور کے زمان بندی کی بنیاد پر حضرت امامؒ کی زبان یا قلم سے مرتب ہوئے ہیں۔ ہر ایک حصے کے عناوین بھی خود امامؒ کی طرف سے نہیں ہیں، بلکہ جمع کرنے والوں نے عبارات کے متن اور اس کے پیغام کو مد نظر رکھتے ہوئے اور بعض جگہ متن کے الفاظ کو کام میں لا کر ان کے انتخاب کے متعلق اقدام کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ ان لوگوں کیلئے مشعل راہ ثابت ہو جو دنیائے اسلام کے گوشے گوشے میں حقیقی اسلام کی حقیقت کے طالب ہیں تاکہ استکباری ذرائع ابلاغ کی تحریفات اور دشمن کے تبلیغاتی وسائل اور ان کی مصلحت اندیش تاویلات اور توجیہات سے ہٹ کر انقلاب اسلامی کے پیغام کو اس کی بنیاد ڈالنے والے عظیم الشان رہبر اور قائد حضرت امام خمینیؒ کی زبان سے حاصل کریں۔

مؤسسۂ تنظیم و نشر آثار امام خمینیؒ

بین الاقوامی امور

پہلی فصل

صدور انقلاب، اسلامی انقلاب کی ایک ناقابل انکار خصوصیّت

دنیا کے تمام مسلمان، ایران کی مقدس تحریک کے تحت تاثیر قرار پائیں گے

سوال: آیا آپ تصور کرتے ہیں کہ ایران کے حوادث کا سلسلہ ترکیہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا؟

جواب: ایران کی مقدس تحریک ایک اسلامی تحریک ہے، اسی لیے یہ امر واضح ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان اس کے تحت تاثیر قرار پائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۳۰۵)

اسلامی تحریک کسی ایک ملک تک محدود نہیں ہے

ہم نے جو انقلاب برپا کیا ہے، یہ اسلام کیلئے ہے۔ جمہوری، اسلامی جمہوریہ ہے۔ اسلام کیلئے جو انقلاب برپا ہو وہ کسی ایک ملک تک محدود نہیں ہو سکتا، حتیٰ اسلامی ممالک تک بھی محدود نہیں رہ سکتا، کیونکہ اسلام کیلئے تحریک اور انقلاب، وہی انبیاءؑ کے انقلاب کا تسلسل ہے اور انبیاءؑ کا انقلاب کسی مخصوص جگہ کیلئے برپا نہیں ہوا تھا۔ پیغمبر اکرم ﷺ عرب کے رہنے والے ہیں لیکن ان۔

کی دعوت صرف عرب والوں کیلئے نہیں تھی اور حجاز[1] تک ہی محدود نہیں رہی، بلکہ ان کی دعوت پوری دنیا کیلئے ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۰، ص۴۴۶)

---

1. پیغمبر اکرم ﷺ کا مقام ولادت شہر مکہ اور آنحضرتؐ کا مقام وفات شہر مدینہ ہے اور یہ دونوں شہر سعودی عرب کے اہم شہروں میں سے ہیں جہاں ہر سال کروڑوں مسلمان ان کی زیارت کیلئے جاتے ہیں۔

ہم اپنے مکتب کی ترویج کریں گے

ہم ایسی قوم تھے جو بڑی طاقتوں کے تسلّط میں رہے اور اب ہم ان کے جبر واستبداد سے نکل آئے ہیں اور ترقی کی جانب بڑھ رہے ہیں اور یہ قوم کی سربلندی ہے۔ سربلندی کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارا شکم پُر ہو، بلکہ سربلندی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی راہ اور اپنے مکتب کو آگے بڑھائیں اور ہم الحمد للہ اپنے مکتب کو آگے بڑھا رہے ہیں اور اس کو تمام اسلامی ممالک تک پھیلا دیں گے، بلکہ جہاں جہاں مستضعفین ہیں اور ہم سرفرازی کی حالت میں ہیں وہاں انسان کو سربلندی کی طرف لے جائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۲۹)

تحت ستم لوگوں میں ایک عظیم ہلچل

ایرانی قوم اور تمام عزیز بھائی اور بہنیں جانتے ہیں کہ ایران کا عظیم انقلاب جو اپنی نوع کے لحاظ سے کم نظیر یا بے نظیر ہے بڑی گرانقدر اقدار پر مشتمل ہے کہ ان میں سے سب سے عظیم قدر اس کا اسلامی اور مکتبی ہونا ہے۔ وہی قدریں جن کیلئے انبیاءؑ نے قیام فرمایا اور امید ہے کہ یہ انقلاب خدا کی ایسی چنگاری اور اس کا نور ثابت ہوگا جو ظلم و ستم کی چکی میں پسے ہوئے لوگوں میں ایک عظیم ہلچل پیدا کر دے گا اور یہ انقلاب امام زمانہ ارواحنا لمقدمہ الفدا[1] کے انقلاب مبارک کی طلوع فجر پر منتہی ہوگا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۶۲)

دشمنوں کی مخالفت، ایران کا عملی نمونہ ہونا ہے

چونکہ اسلام کے دشمن اسلام کو نہیں چاہتے ہیں اور وہ ایران کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ اسلام کو عالمی سطح پر متعارف کروانے کی کوشش کر رہا ہے اور اسلام اگر حقیقی طور پر دنیا تک پہنچ گیا تو وہ اس کو قبول کرلے گی اس طرح ان کے مفادات نقش بر آب ہو جائیں گے۔ لہذا اس زاویہ سے وہ ایران کی مخالفت کرتے ہیں نہ اس اعتبار سے کہ ایران میں ایک بہت بڑی جمعیت ہے یا ایران میں بہت بڑے لوگ رہتے ہیں۔ (صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۷۳)

---

1. اس سے مقصود شیعوں کے بارہویں امام حضرت مہدیؑ کا ظہور ہے۔ شیعوں کا یہ عقیدہ قرآن کریم میں خداوند عالم کے وعدوں سے ماخوذ ہے۔ حضرت بقیہ اللہ (ع) ظہور کے بعد اپنے الٰہی انقلاب کے ساتھ بشریت کو ظلم وجور سے نجات دلائیں گے۔

آزادی اور استقلال کا سایہ پوری دنیا پر چھا جائے گا

ہماری قوم نے الحمدللہ پروردگار عالم اور اس کے اولیا کی عنایت کے ساتھ جنہوں نے اس کو ایمان دیا اور اسے قدرت بخشی، اس قوم نے انکار کا ہاتھ سب کے سینہ پر مارا اور جرأت کے ساتھ کھڑی رہی اور اس نے یہ کہا کہ ہم استقلال چاہتے ہیں، ہم آزادی چاہتے ہیں اور اگر وہ اسی روش کے ساتھ آگے بڑھ تو آپ مطمئن رہیں کہ وہ پوری دنیا پر سایہ فگن ہو جائے گی۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۷۱ ۴)

دوسری فصل

صدور انقلاب کی سمت فکر اور عزم راسخ

ملت ایران اسلام کا پرچم پوری دنیا پر لہرائے گا

عزیز قوم اور امام حسین (ع) کی سچی پیروکار قوم نے، اپنے لہو کے ساتھ پہلوی خاندان کے ابلیسی سلسلے کو تاریخ کے قبرستان میں دفن کر دیا ہے اور اسلام کے پرچم کو اس وسیع ملک، بلکہ دوسرے ممالک میں سرافراز اور سربلند کرنے پر کمربستہ اور آمادہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۱۵۴)

مقصد، اسلام کے عالمگیر احکام کو زندہ کرنا ہے

مقصد یہ ہے کہ اسلام اور اسلام کے عالمگیر احکام زندہ اور عملی ہو جائیں اور سبھی رفاہ و آرام میں زندگی بسر کریں، سبھی آزاد رہیں، سبھی مستقل رہیں۔

(صحیفہ امام، ج۷، ص۳۲)

اسلام سبھی کا حق ہے

میں امید رکھتا ہوں کہ ہم اسلام کے پرچم کو، جمہور اسلام کے پرچم کو پوری دنیا پر لہرائیں گے اور اسلام جو سبھی کا حق ہے، لوگ اس کی پیروی کریں۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۳۳۹)

اسلام کا جھنڈا پوری دنیا میں لہرائے گا

ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام اپنے تمام مفاہیم کے ساتھ جو ایک میٹھے پھل کی طرح ہیں کہ جو شخص بھی اس کو چکھے گا اس کی ابدی لذات تک پہنچ جائے گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام طبقات اور اسلامی ممالک کے اس طرف تمام جگھوں پر اس حقیقت، اس نور، اس اسلام عزیز کو بہت پیارے متن کے ساتھ عملی شکل دی جائے، بلکہ تمنا یہ ہے کہ یہ نور اسلامی ممالک کی سرحدوں سے نکل کر انشاءاللہ دوسری جگھوں تک پھیل جائے اور امید ہے کہ اسلام کا پر افتخار پرچم دنیا کے تمام نقاط میں بلند ہو جائے۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۳۲۹)

امید ہے کہ ہم عدل کو رائج کریں

ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ ایک اسلامی قدرت، عدل کی قدرت، ایک ایسی قدرت جو عدل کی پناہ میں ہو نہ کہ ایسی قدرت جو سنگین کے سائے میں، توپ اور ٹینک وغیرہ کی پناہ میں، بلکہ ایک ایسی قدرت وجود میں آجائے جس میں تمام انسان یکساں اور باہم زندگی بسر کریں اور ہمیں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ جس وقت امام زمانہ (ع) ظہور فرمائیں گے۔ یہ اختلافات ختم ہو جائیں گے اور سبھی برادرانہ طور پر باہم ہوں گے۔ اس وقت طاقتور اور ظلم وجبر وغیرہ کا کام نہیں ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ اس مطلب کو ایک ایسی مقدار، اس مطلب کے ایک ورق کو جتنا ہماری قدرت میں ہو اتنا رائج کریں اور مجھے امید ہے کہ قومیں تو ہمارے ساتھ ہیں لیکن حکومتیں بھی ہمارے ساتھ ہو جائیں اور ان کیلئے بھی بہتر یہی ہے کہ ہمارے ساتھ ہو جائیں اور ہم اس معنی کے امیدوار ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص۲۹)

حکومت اسلامی کی بنیاد، محبت اور برادری

مجھے امید ہے کہ یہ سنگ میل، ایران سے تمام اسلامی ممالک اور دنیا کے تمام مستضعفین تک پھیل جائے، سایہ افکن ہو جائے اور آپ نوجوان اور عزیز ملاحظہ فرمائیں کہ اسلامی حکومت کی بنیاد، اخوت ومحبت اور برادری پر استوار ہے اور یہ کہ ایک فرد اونچا اور ایک نیچا یا ایک طبقہ اوپر یا طبقہ بندی نہ ہو اور نہ حاکم ومحکوم کی بنیاد پر۔ (صحیفہ امام، ج۱۱، ص۳۵۳)

پرچم اسلام، دنیا کے تمام طبقات میں

آج اسلام اور قرآن آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ قرآن کی ترویج کر سکتے ہیں۔ آپ دنیا کے تمام طبقات میں پرچم اسلام کو بلند و بالا کر سکتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۳۵۳)

توحید کے پرچم کو تمام ممالک پر سرافراز بنائیں

انشاءاللہ اسلامی جموریہ کو ایران میں اسلام کے احکام اور جمہوری محتوا کے ساتھ امید ہے کہ تمام جگہوں پر اس کو برپا کریں اور توحید کے پرافتخار پرچم کو اپنی مملکت اور تمام ممالک پر لہرائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۷۹)

ہم اپنا انقلاب پوری دنیا تک پہنچائیں گے

ہم اپنے انقلاب کو ساری دنیا تک پہنچائیں گے، کیونکہ ہمارا انقلاب اسلامی ہے۔ جب تک۔ {لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ، محمّد رسول اللہ}

کی آواز تمام تمام عالم پر چھانہ جائے جدوجہد جاری ہے اور جب تک یہ دنیا کے ہر گوشہ میں مستکبرین کے خلاف جدوجہد ہے، ہم بھی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۴۸)

بڑی طاقتوں کے ساتھ اپنا حساب صاف کریں

ہمیں انقلاب کو دنیا تک پہنچانے کے سلسلے میں کوشش کرنی چاہیے اور یہ تصور و فکر چھوڑ دیں کہ ہم اپنے انقلاب کو صادر نہیں کریں گے۔ اس لیے کہ اسلام مسلمان ممالک کے درمیان کسی فرق اور امتیاز کا قائل نہیں ہے، بلکہ تمام مستضعفین عالم کا حامی

ہے اور دوسری طرف تمام بڑی طاقتیں ہمیں نابود کرنے کیلئے کمربستہ ہیں اور اگر ہم خاموش بیٹھے رہیں تو یقیناً شکست و ناکامی سے دوچار ہو جائیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے حساب کو بڑی طاقتوں سے واضح طور پر پورا کریں اور ان کو یہ بتادیں کہ تمام تر مشکلات کے باوجود، دنیا کے ساتھ مکتبی، منطقی اور اصولی روش رکھتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۰۲)

دنیا میں اسلام کو رائج کرنا

ہم اقتصادی اور فوجی محاصروں اور بڑی طاقتوں کی فوجی مداخلت سے نہیں ڈرتے ہیں۔ بالفرض اگر وہ یہاں مداخلت کریں، ہم بھی اپنی تمام طاقت کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں گے اور پوری امت اسلامی ان کے مقابل ہے۔ ہمیں قدرت اور طاقت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے تاکہ اسلام کے احکام کو اپنی مملکت میں، بلکہ اس علاقہ میں، بلکہ پوری دنیا میں رائج کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۰۶)

بڑی طاقتوں کو اسلام کی قدرت سے آگاہ کرنا

ہمیں چاہیے کہ اسلام کو آگے بڑھائیں اور دنیا کے گوشے گوشے میں انشاءاللہ اسلام کو پہنچائیں اور اسلام کی عظیم قدرت سے تمام بڑی طاقتوں کو آگاہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۱۴)

اسلام کو عالم گیر کریں

آپ اسلام کی راہ و روش پر رہیں اور اسلام کیلئے خدمت سرانجام دیں تاکہ اگر خدانخواستہ ہم شکست کھا جائیں اور شہادت کی منزل پر فائز ہو جائیں تو اسلام کیلئے ہو۔ شہید ہوں تو اسلام کیلئے اور اگر انشاءاللہ ہم کامیاب ہو جائیں تو اسلام کو کامیاب بنائے ہوئے

ہوں اور ہر جگہ سر بلند رہیں اور اسلام کو تمام دنیا اور تمام ممالک میں رائج کریں اور اسلام کے پرچم کو لہرائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۱۱)

اسلام کے پرچم کو اقطاب عالم میں اونچا کریں

ہم ابھی راستہ طے کر رہے ہیں اور ہمیں چاہیے کہ ایک طولانی راستہ طے کریں اور وہ طولانی راستہ یہ ہے کہ اسلام کے پرچم کو زمین کے تمام قطبوں میں اونچا کریں۔ مجھے امید ہے کہ ہم کامیاب ہوں گے۔ خدائے تبارک وتعالیٰ پر بھروسہ اور ہمت کے ساتھ اس طولانی راستے کو آسانی کے ساتھ طے کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۱۳)

دنیا میں عدل کا بول بالا کریں

میں امید رکھتا ہوں کہ یہ عدالت جو اسلام اور اولیا اسلام کے وجود مبارک کے باعث بشر کے درمیان وجود میں آئی ہم اس کو دو ہزار پانچ سو سال[1] کی ظالم حکومت کے بعد اور پچاس سال کی خیانت، ظلم وستم اور غارتگری کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ پہلے ایران میں اور اس کے بعد پوری دنیا میں رائج کر سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۶۶)

نہضت کا صدور

مجھے امید ہے کہ یہ نہضت اور انقلاب تمام بلاد تک پہنچ جائے اور یہ مکتب تمام مسلمانوں کا مکتب ہے، بلکہ تمام مستضعفین کا مکتب ہے۔ (صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۹۹)

1. یعنی ایران میں شہنشاہی نظام کے ڈھائی ہزار سالہ کہ ان میں آخری پچاس سال پہلوی سلطنت سے متعلق ہے۔

مستضعفین جان لیں کہ حق لیا جاتا ہے

ہم چاہتے ہیں کہ تمام اسلامی ممالک اس خصوصیت کے حامل ہوں یہ فضا جو ایران میں وجود میں آئی ہے تمام اسلامی ممالک میں ہو اور یہ انقلاب تمام اسلامی ممالک تک پہنچے اور دنیا کے تمام مستضعفین مستکبروں کے مقابل کھڑے ہو جائیں اور اپنے مسائل کو اخذ کریں اور اپنے حق کو حاصل کریں اور یہ جاننا چاہیے کہ حق لیا جاتا ہے وگرنہ وہ ملتا نہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۹۳)

اسلام پھیل جائے گا

انشاءاللہ قوم وملت کے قوی ہاتھوں کے ذریعہ اور خدائے تبارک وتعالیٰ کی تائید کے ذریعہ یہ فساد کی جڑیں کٹ جائیں گے اور اسلام سب جگہ پھیل جائے گا اور ہمیں خدا پر بھروسہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۲۳۲)

اسلام کو ہر جگہ پہنچائیں گے

ہم سب نے مل کر قیام کیا کہ اسلام کو یہاں زندہ کریں اور انشاءاللہ ہر جگہ اس کو پہنچائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۳۳۵)

دنیا کے لوگوں کو مستقل بنائیں

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک ہر اعتبار سے مستقل ہو، پس ہمیں چاہیے کہ خوشنودی خدا کیلئے اس کام کو آگے بڑھائیں تا کہ نہ صرف ملک کو، بلکہ پوری دنیا کے لوگوں کو مستقل بنائیں۔

(صحیفہ امام، ج١٦، ص۱۱۴)

انقلاب اسلامی کا مقصد

ہمیں امید ہے کہ یہ انقلاب ایک عالمی انقلاب میں بدل جائے اور حضرت بقیۃ اللہ ارواحنالہ الفدا کے ظہور کیلئے مقدمہ قرار پائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۱۳۱)

ہر جگہ نور اسلام کا پرتو

ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ ہمیں مدد عطا فرمائے اور یہ نصرت ہماری قوم اور فوج کے نصیب فرمائے اور سبھی انشاءاللہ کامیاب ہو جائیں تاکہ اس نور اسلام کو ہر جگہ سایہ فگن کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۵۴)

اسلام کو صادر کریں

میں امیدوار ہوں کہ ہمارے نوجوان، ہماری یہ قوم، ہماری یہ عزیز قوم، آپ سبھی جیسا کہ ابھی آپس میں بھائی بھائی ہیں، اسی طرح یہ برادری باقی رہے اور جیسا کہ باہم متحد ہیں اسی طرح متحد رہیں کسی بھی کام میں، میں اور آپ ساتھ رہیں تاکہ انشاءاللہ اپنے ملک کی حفاظت ہو جائے اور کوئی شخص بھی آپ کو ضرر نہ پہنچا سکے۔ انشاءاللہ خداوند آپ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور آپ کو کامیاب و کامران بنائے۔ آپ اپنے کام کو جاری رکھیں اور قدرت کے ساتھ آگے بڑھیں تاکہ اسلام کو آپ دوسری جگہوں تک پہنچا سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۴۰۷)

دنیا کو اسلامی مظاہر سے بھر دیں

انہوں نے ہم پر جنگ مسلّط کی [1] تاکہ صیہونزم کا بنایا ہوا منصوبہ عملی جامہ پہن لے۔ ایک طرف تو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ اسلام یہاں تحقق پیدا کرے۔ اگر اسلام ایران میں تحقق پیدا کرے تو لازمی و قہری طور پر دوسرے ممالک میں بھی اپنا اثر دکھائے گا اور اثر دکھا بھی دیا ہے۔ اس وقت ان کی بساط، صہیونزم کی بساط الٹ جائے گی۔ امریکہ اور روس کا ہاتھ اسلامی ممالک سے کٹ جائے گا۔ یہ لوگ اس لئے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ اسلام ایران کی سرحدوں سے باہر جائے اور اگر ممکن ہو سکے تو خود ایران میں لوگوں کے اذہان کو منحرف کریں۔ اب ان کی یہ کوشش ہے اور ان کا اولین مقصد یہ ہے کہ ایران گر جائے اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ایک امریکی اسلامی جمہوریہ قائم ہو جائے۔

البتہ اب کسی سلطنت طلبی کا وجود نہیں ہے۔ لہذا اسلامی جمہوریہ بھی اس کا نام رکھ دیں گے لیکن وہ امریکی قسم کی اسلامی جمہوریہ، جس کی بعض لوگوں کو ہوس اور خواہش ہے۔ انشاءاللہ وہ اس بات میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ تمام ایرانی، مرد، عورت، بوڑھے، جوان، بچے اور بڑے اس بات پر مصمم ہیں کہ امریکہ اور روس کو دوبارہ ایران میں نہیں آنے دیں گے۔ لیکن ان کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ اسلام کو اسی ایران میں حبس کر دیں۔ وسیع پیمانے پر یہ تبلیغات کہ ایران میں اب کیا ہوا ہے، چھوٹے بچوں کو کیا کرتے ہیں، چودہ اور پندرہ سال سے کم عمر بچوں کو جبراً محاذ پر بھیجتے ہیں کہ تازہ ترین یہی مسئلہ سامنے آیا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ انسانی حقوق کے طرفداروں نے اعتراض کیا وہ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے کان اس بات پر لگے ہوئے ہیں کہ ریڈیو امریکہ کیا کہتا ہے؟ ریڈیو ''بی بی سی'' کیا کہتا ہے؟ فلاں ریڈیو کیا کہتا ہے؟ وہ خود مسائل کو خوب جانتے ہیں نہ یہ کہ وہ نہیں جانتے۔ لیکن اس لیے تاکہ ایران کی مذمت کریں ان مسائل کو بیان کرتے ہیں! ایسا نہیں ہے کہ غیر ملکی ریڈیو ایران میں واقع ہونے والے مسائل کو نہ جانتے ہوں اور عراق کے ایران پر حملہ کو نہ جانتے ہوں اور ان تمام مظالم کو نہ جانتے ہوں جو ایران اور عراق کے ممالک کے ساتھ انہوں نے کئے ہیں! یہ سب کچھ وہ جانتے ہیں۔ لیکن ان کے نزدیک انسان کی کوئی حیثیت نہیں ہے! وہ صرف اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کے مقاصد یہ ہیں کہ اسلام کو ایران میں بدنام کریں۔ اسلامی جمہوریہ اور ایران کے لوگوں کو بدنام کریں کہ مبادا کہیں دوسرے لوگ

---

1. انقلاب اسلامی کی کامیابی کے ساتھ امریکہ نے دنیا کے حساس ترین اور اہمیت والے علاقہ کو اپنے ہاتھ سے گنوا دیا اور اس کے عظیم ذخائر سے اس کے ہاتھ کٹ گئے۔ لہذا وہ مختلف حیلوں و حربوں کے ساتھ اس پر دوبارہ کنٹرول کرنے کی کوشش میں لگ گیا۔ اندروں ملک باغیوں کی مدد، ایران پر فوجی حملہ (جو طبس کے حملہ سے مشہور ہے) اور کودتا کی رہبری اسی سیاست کی بنیاد پر رہی ہے۔ لہذا جب ان حربوں میں سے کوئی بھی مفید ثابت نہ ہوا تو اس نے تمام اسلامی ممالک میں انقلاب کے پہنچنے اور ایران میں اسلام کے تحقق کی روک تھام کیلئے، عراقی حکومت کو مجبور کیا جس کی خصلتیں اور عادتیں ہوس پرستی پر مبنی تھیں اور اس طرح انقلاب اسلامی پر ناخواستہ جنگ کو تھوپ دیا۔ یہ جنگ جس میں لاکھوں انسانوں کی جانیں تلف ہوئیں اور لاکھوں انسان معذور اور زخمی، قیدی اور بے گھر ہوئے اور کروڑوں ڈالرز کا نقصان اٹھانا پڑا لیکن اس کے باوجود بڑی طاقتیں اور ان کا حلقہ بگوش نوکر ''عفلقی صدام'' اپنے کسی ایک ہدف تک بھی نہیں پہنچ سکے۔

بھی انقلاب کی فکر میں نہ پڑ جائیں اور اسی مطلب اور معنی کو وہ اشاعت اور تحقق بخشیں اور مجھے امید ہے کہ اس مطلب میں بھی انشاءاللہ وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔

اور ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اسلامی کو پوری دنیا میں پہچنوائیں۔ اسلام اب دنیا میں مظلوم ہے۔ اسلام دنیا میں غریب ہے۔ ہم قلیل تعداد میں ہیں۔ ہماری تبلیغات ناقص، ہمارے مبلغ بہت کم ہیں اور ان کے ہاتھ میں تمام تبلیغاتی وسائل موجود ہیں جو کچھ چاہتے ہیں نشر کرتے ہیں۔ ان کے پاس مال و دولت بھی وافر مقدار میں ہے، اس کو بھی ان کاموں پر خرچ کرتے ہیں۔ ان سب کے باوجود ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہم نے اسی قلیل تعداد کے ذریعہ اور ایران کے انہی نوجوانوں کی ہمّت کے ذریعہ جس طرح محمد رضا کی عظیم شیطانی قوت کو توڑا کہ جس کی پشت پر تمام بڑی طاقتیں تھیں اس کو ہم نے ٹھکانے لگادیا اور اسلام کو انشاءاللہ اسی طرح جیسا کہ خدا کی مرضی ہے یہاں پر رائج کریں گے اور ہم اس امر میں ترقی کی جانب گامزن ہیں۔ ہم کسی اور کو یہاں آنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے اور مجھے امید ہے کہ جیسا کہ یہ سب کچھ ہوا فیضیہ اور دانشگاہ کی بلند ہمّت کے ساتھ تبلیغات وسیع پیمانے پر ہو جائیں اور تھوڑی سی مدت میں انشاءاللہ تبلیغات اس منزل تک پہنچا جائیں کہ پوری دنیا کو ہم اسلامی آداب و رسوم اور مظاہر سے بھر دیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۱۰۸)

منجی عالمؑ کے قیام کیلئے راہ ہموار کرنا

میری آخری گفتگو آپ سے یہاں یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ جو آپ کے والدین کے خون کا نتیجہ اور ثمرہ ہے، اپنی آخری سانس تک اس کے وفادار رہیں اور اپنی آمادگی و صدور انقلاب اور شہیدوں کے خون اور لہو کے پیغام کے ابلاغ کے ساتھ منجی عالم بشریت و خاتم الاوصیا و مفخر الاولیا، حضرت بقیۃاللہ روحی فداہ کے قیام کیلئے راہ ہموار کیجئے۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۳۸)

آخری سانس تک ''کلمۃ اللہ'' کی سربلندی کیلئے کھڑے ہیں

تمام طاقتوں اور بڑی طاقتوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ ہم اپنے آخری فرد اور آخری منزل اور اپنے خون کے آخری قطرے تک ''کلمۃ اللہ'' کی سربلندی کیلئے کھڑے ہیں اور ان کی تمام خواہشات کے برخلاف نہ شرقی اور نہ غربی حکومت کی دنیا کے اکثر ممالک میں داغ بیل ڈالیں گے اور عالمی استکبار نے کتنا جلدی فراموش کر دیا ہے۔ روز قدس کے دن[1] عوام کے عظیم اور تاریخ حضور کو، اگر اس چیز کی دسیوں بار تکرار بھی ہو تب بھی خداوند کی مدد سے لوگ وہی لوگ ہیں اور میادیں وہی میادیں ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۱۹۹)

اسلامی عدل کی ہر جگہ، حکمرانی

ہمیں امید ہے کہ ہمارے جوان پہلے کی طرح اس وقت بھی خوشی کے ساتھ جنگ کی طرف جانے میں اور اسلام کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے اور بیرونی بڑی طاقتوں کے شر سے اس کو نکالنے اور اسلامی ممالک کے اندر جو داخلی خامیاں ہیں ان کو برطرف کرنے کے سلسلے میں کامیاب ہوں گے اور اس منزل تک پہنچ جائیں جہاں پر اسلامی حکومت وسعت پیدا کرے اور ہر جگہ اسلامی عدل وسعت پیدا کرے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۲۰۶)

بڑی طاقتوں کی آنکھوں سے چین کی نیند، چھین لیں گے

ہیہات کہ خمینی، قرآن کریم کے حریم اور رسول خدا کی عترت (ع) اور حضرت محمد ﷺ کی امت و حضرت ابراہیم حنیف (ع) کے ماننے والوں پر مشرکوں، کافروں اور دیو سیرتوں کے حملوں کے مقابل آرام اور خاموش بیٹھ جائے یا مسلمانوں کی ذلت اور حقارت کا تماشا دیکھے۔ میں نے اپنے خون اور ناچیز جان کو مسلمانوں سے فریضہ دفاع اور واجب حق کی ادائیگی کیلئے آمادہ اور مہیا کیا ہے اور میں شہادت کی عظیم منزل پر فائز ہونے کے انتظار میں ہوں۔ چھوٹی اور بڑی طاقتیں اور ان کے نوکر چاکر مطمئن رہیں کہ اگر خمینی

---

1. حضرت امام خمینیؒ کے فرمان سے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو ''یوم القدس'' کے عنوان سے انتخاب کیا گیا اور دنیا کے مسلمان ہر سال اس دن میں ایک باعظمت مظاہرہ برپا کرتے ہیں۔

تن تنہا بھی رہ جائے پھر بھی بت پرستی اور شرک وظلم کے خلاف اپنی جدوجہد کو جاری رکھے گا اور خدا کی مدد سے عالم اسلام کے رضاکاروں کے ہمراہ جہانخواروں اوران کے ظلم پیشہ نوکروں کی آنکھوں سے چین کی نیند چھین لے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۱۸)

یہ انقلاب، ستمکاروں کے کاخ گرنے کا مقدمہ

اے خدا! ہم پر احسان فرمااور ہمارے اسلامی انقلاب کو ستمکاروں اور جباروں کے کاخ گرنے کا مقدمہ اور پورے عالم میں متجاوزوں کی عمر کے ستارے کے غروب کا باعث قرار دے اور تمام قوموں اور برہنہ پالوگوں کو مستضعفین کی امامت ووراثت کی برکات اور ثمرات سے بہرہ مند فرما۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۲۶)

ہم اپنے تجارب کو صادر کریں گے

ہم تمام دنیا تک اپنے تجربات کو پہنچائیں گے اور ستمگروں کے مقابلے میں دفاع اور جدوجہد کے نتیجہ کو بغیر کسی صلے کی توقع رکھے حق وصداقت کی راہ میں جدوجہد کرنے والوں کو منتقل کریں گے اور بطور مسلم ان تجربات کے صدور کا نتیجہ ظلم میں جکڑی قوموں کیلئے استقلال اور آزادی وکامیابی اور احکام اسلام کو رائج کرنے کی بہار کے سوا کچھ نہیں ہے۔ تمام اسلامی روشن فکروں کو چاہیے کہ وہ علم ودانش کے ذریعہ عالمی سرمایہ داری اور کمیونزم کو تباہ کرنے کی پر نشیب وفراز راہ طے کریں اور تمام آزادی خواہوں کو چاہیے کہ وہ روشن بینی اور روشن فکری کے ساتھ چھوٹی اور بڑی طاقتوں بالخصوص امریکہ کے منہ پر طمانچہ لگانے کی راہ کو تیسری دنیا اور اسلامی ممالک کے مظلوم اور ستمدیدہ عوام کیلئے تحریر کریں۔ میں اطمینان کے ساتھ کہتا ہوں کہ اسلام بڑی طاقتوں کو ذلت اور رسوائی کے گڑھے میں ڈالے گا۔ اسلام اپنی حدود کے اندر اور باہر بڑے موانع کو ایک ایک کر کے ہٹائے گا اور دنیا کے کلیدی مورچوں کو فتح کرے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۲۴)

اسلامی اقوام کے درمیان اسلام کے تحقّق کا عزم مصمّم

خدا کے لطف و کرم سے ہماری اسلامی جمہوریہ کی حاکمیت میں اصولی، سیاسی اور اعتقادی مواضع پر کوئی بھی اختلاف نہیں پایا جاتا اور سبھی پختہ عزم کئے ہوئے ہیں تاکہ اسلامی اقوام کے درمیان خالص توحید کو رائج کریں اور دشمن کے سر کو پتھر پر دے ماریں تاکہ بہت جلد دنیا میں اسلام، کامیابی کی منزل تک پہنچ جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۳۲)

تمام ستمگروں کے ہاتھ کاٹ دیں گے

ہم خدا کی مدد سے اسلامی ممالک میں تمام ستمگروں اور حملہ آوروں کے ہاتھ کاٹ دیں گے اور اپنے انقلاب کے صدور کے ساتھ جو حقیقت میں احکام محمدی ﷺ کا بیان اور سچے انقلاب کا صدور ہے، اس طرح ہم جہانخواروں کے ظلم وتسلّط اور حاکمیت کا خاتمہ کریں گے اور خدا کی نصرت سے منجی و مصلح عالم اور امامت مطلقہ کے برحق وارث امام زمانہ ارواحنا فداہ کے ظہور کیلئے راہ ہموار کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۴۵)

ہم، فاسد جڑوں کو خشک کرنے کے درپے ہیں

ہم نے اس حقیقت اور واقعیت کا اپنی اسلامی، بین الاقوامی اور خارجی سیاست میں بارہا اعلان کیا ہے کہ ہم دنیا میں اسلام کے نفوذ کو وسعت دینے اور جہانخواروں کے تسلّط کو کم کرنے کے درپے تھے اور اب بھی ہیں۔ اب اگر امریکہ کے نوکروں نے اس پالیسی کا نام توسعہ طلبی اور ایک بہت بڑی امپراطوری کی تشکیل کی فکر رکھا ہے تو ہمیں اس سے کوئی خوف وہراس نہیں ہے اور ہم استقبال کرتے ہیں۔ ہم دنیا میں کمیونزم اور سرمایہ داری اور صیہونزم کی فاسد جڑوں کو خشک کرنے کے درپے ہیں۔ ہم نے پختہ ارادہ کر رکھا ہے کہ خداوند بزرگ کے لطف وعنایت سے ان تینوں نظریات پر استوار نظاموں کو ہم نابود کریں گے اور دنیائے استکبار میں رسول اللہ ؐ کے اسلام کے نظام کی ترویج کریں گے۔ جلد یا دیر سے زیر ستم قومیں اس بات کا مشاہدہ کریں گی۔ ہم اپنے تمام وجود کے ساتھ

امریکی کار گزاروں کی مصونیت اور اس کی باج خواہی کے پھیلاؤ کی روک تھام کریں گے۔ اگرچہ قہر آمیز جدوجہد کے ساتھ ایسا کرنا پڑے۔

انشاءاللہ ہم اس بات کی اجازت ہر گز نہیں دیں گے کہ وہ کعبہ اور حج اور یہ عظیم منبر کہ جو انسانیت کا بلند بام ہے اور جہاں سے ایسے مظلوموں کی آواز کو پورے عالم میں منعکس کرنا چاہیے اور توحید کی آواز کو بلند کرنا چاہیے۔ وہاں سے امریکہ و روس اور شرک و کفر کے ساتھ سازش کا طبل بجایا جائے۔ ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ ایک ایسی قدرت ہمیں مرحمت فرمائے کہ ہم نہ صرف مسلمانوں کے کعبہ سے ہی، بلکہ دنیا بھر کے کلیساؤں سے بھی "امریکہ اور روس مردہ باده" کا ناقوس بجائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۲۰)

اسلام کی اشاعت، ہماری بنیادی ذمہ داری ہے

ہمارے مسئولین کو جان لینا چاہیے کہ ہمارا انقلاب، ایران تک محدود نہیں ہے۔ ایرانی عوام کا یہ انقلاب دنیائے اسلام کے عظیم انقلاب کا نقطہ آغاز ہے جو حضرت حجت ارواحنا فداہ کے زیر قیادت ہو گا کہ خداوند تمام مسلمانوں اور عالم پر احسان فرمائے اور حضرت (مہدیؑ) کے ظہور اور فرج کو عصر حاضر میں قرار دے۔ مادی اور اقتصادی مسائل اگر مسئولین کو ایک لحظہ کیلئے بھی اس ذمہ داری سے جو ان کے شانہ پر ہے منحرف کریں تو یہ ایک بہت بڑا خطرہ اور ایک ناقابل تلافی خیانت ہو گی۔

اسلامی جمہوریہ کی حکومت اپنی تمام تر کوششوں اور توانائیوں کو کام میں لا کر لوگوں کی بہتر خدمات انجام دے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان کو انقلاب کے عظیم اہداف سے جو اسلام کی عالمی حکومت کا قیام ہے سے منصرف و منحرف کریں۔ ایرانی عوام جو انصافاً عصر حاضر میں اسلام کی عظیم تاریخ کے تابناک چہرہ ہیں انہیں کوشش کرنا چاہیے کہ تمام مشکلات اور تکالیف کو خدا کیلئے برداشت اور تحمل کریں تاکہ حکومت کے بڑے ذمہ دار لوگ اپنی بنیادی ذمہ داری جو دنیا میں اسلام کی نشر و اشاعت ہے، تک پہنچ سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۳۲۷)

تیسری فصل

زیر ستم، عوام کے مطلوب اقدار کیلئے انقلاب اسلامی بہترین نمونہ

ایران کا اسلامی انقلاب، ملتوں کو استکبار سے رہائی کی فکر عطا کرتا ہے

سوال: کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جو حرکت اور نہضت، جدوجہد کے ذریعہ آپ وجود میں لائے ہیں، یہ ایران میں اور دوسری جگہوں، مثلاً ترکی اور تمام ممالک میں جہاد کا موجب بنے گی؟

جواب: یہ چیز ہم سے مربوط نہیں ہے۔ ہماری قوم تمام اسلامی ممالک میں اپنا اثر چھوڑے گی اور تمام قوموں کو شرق اور غرب کے پنجے سے رہائی کی فکر عطا کرے گی۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۴۱۷)

ہماری تحریک، وسعت پیدا کر رہی ہے

ہماری تحریک میں وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ تمام قوموں میں اپنا گھر بنا رہی ہے۔ تمام قومیں ملاحظہ فرمائیں کہ ایرانی قوم نے ایک بڑی قدرت کے مقابل قیام کیا اور آگے بڑھی۔ ایک بڑی طاقت کو نابود کیا جبکہ تمام طاقتیں اس کی پشت پناہ تھیں۔ ایک قوم نے قیام کیا اور مردانہ وار آگے بڑھی۔ تمام قومیں اسی رنج و مصیبت میں مبتلا ہیں جن مشکلات اور مصائب میں ہم مبتلا ہیں وہ بھی۔

اسی مشکل سے دوچار ہیں۔ مصر کے عوام، انور سادات [1] کے ہاتھ میں پھنسے ہوئے ہیں اور دوسرے مقامات میں عوام دوسروں کے ہاتھوں میں مبتلا ہیں۔ تمام قومیں اپنی حکومتوں کے ہاتھوں مصائب میں مبتلا ہیں۔ وہ بھی یہ چاہتی ہیں کہ اس مشکل سے نجات پائیں۔ جس وقت انہوں نے دیکھا کہ ایران نے قیام کیا ہے اور کامیاب ہوا، اگرچہ بہت سی قربانیاں پیش کیں، لیکن کامیاب ہوا، دوسروں کے مغز میں بھی یہی فکر پروان چڑھ رہی ہے۔ دوسری قومیں بھی ایسی صورت اور معنی کو چاہتی ہیں اور وہ بھی اسی کام کو انجام دیں گی۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص۳۳۶)

---

1. مصر کے سابق صدر جس نے ''کیمپ ڈیوڈ'' کی شوم قرارداد پر سنہ ۱۹۷۸ء میں دستخط کر کے دوسری عربی وابستہ حکومتوں کیلئے اسرائیل کے ساتھ سازش کی راہ ہموار کی۔ وہ سنہ ۱۹۸۱ء میں مسلح افواج سے سلامی لیتے وقت ایک جوان مسلمان افسر کے ہاتھوں قتل ہو گیا جس کا نام ''خالد اسلامبولی'' تھا۔

امید ہے کہ اسلامی ممالک میں حکمران، عوام سے ہوں

ہم یہ چاہتے ہیں کہ تمام اسلامی ممالک، دنیا کے تمام مستضعف ممالک، ایک جمعیت کی طرح ہو جائیں۔ خود اسی جمعیت کے درمیان میں اور اسی جمعیت کے مابین وزیر اعظم، صدر، پارلیمنٹ اور دوسرے افراد جو حکومتی اداروں میں ہیں مقرر ہوں تا کہ ضرر نہ پہنچ سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۹۶)

امید ہے کہ اسلام کے چہرے سے حجاب اٹھ جائے

اسلام صدیوں سے مظلوم رہا ہے، اس لیے کہ جو چیز اسلام چاہتا ہے وہ پردے میں تھی اور اسلام کا جو منشور ہے وہ کبھی بھی رائج نہیں ہوا اور نہ اس کے بارے میں بتایا گیا۔ انہوں نے ملتوں کو اسلام سے بے خبر رکھا اور تاریخ کے خائن، اسلام کو پردے میں رکھنے کی کوشش میں مصروف رہے اور انہوں نے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ یہ آزادی بخش اور استقلال بخش مکتب، ایک ایسا مکتب جو ستمکاروں کے خلاف بر سر پیکار رہا اور غریبوں اور مستمندوں کا ہمنوا رہا، دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ جس دور میں ہم ہیں خدا ہمیں اور ہمارے تمام عزیزوں اور اسلام کے تمام مبلغین کو توفیق عطا فرمائے کہ بڑی طاقتوں نے اسلام کے تابناک چہرے پر جو پردے ڈالے ہوئے ہیں اور اسلام کے حقائق کو انہوں نے چھپا رکھا ہے۔ لہذا تمام وہ نوجوان جو اسلام کی خدمت میں مشغول ہیں اور تمام علما اسلام اور مبلغین کوشش کریں کہ اسلام کے ذریعے سر بستہ راز دنیا کے سامنے پیش ہو جائے۔ اسلام کی طاقت اور قدرت ایک ایسا امر تھا کہ جو حکومتیں اور طاقتیں زمام امور کو اپنے ہاتھ میں لیتی تھیں چاہے وہ طاقتیں جو اسلام کے مخالف تھیں اور چاہے وہ طاقتیں جو اسلام کے مخالف نہیں تھیں سب نے اسلام کو ایک حجاب میں رکھا۔

اسلام کی طاقت دنیا اور دنیا کے مختلف طبقوں میں پردے میں تھی ایسا یا عمداً کیا گیا یا جہالت کی بنا پر۔ ہمارے زمانے میں اور ہمارے وطن ایران میں اس کا ایک مختصر سا نمونہ ظاہر ہوا۔ یہ نمونہ ایسا تھا جس نے ثابت کیا کہ ہمارے نوجوان اسلام کیلئے ہر قسم کی قربانی اور جانفشانی پر آمادہ ہیں اور جس طرح اسلام چاہتا ہے کہ کفر و ضلالت، ظلم و ستم اور ستمکاروں کے مقابل میں قیام کرے اسی طرح ہمارے جوانوں نے مردانگی کے ساتھ قیام کیا اور انہوں نے ایثار اور قربانی کے ذریعہ اس مطلب کو پایہ ثبوت تک پہنچایا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۷۴)

قوموں کی بیداری سے حکومتیں خوفزدہ ہیں

ہماری قوم نے یہ انقلاب بر پا کیا ہے اور اب تک وہ ثابت قدم رہی ہے اور الحمد للہ اب وہ کامیابی کی منزل تک پہنچ گئی ہے۔ آپ دنیا میں کامیاب ہیں۔ دنیا میں آپ کا چرچا ہے۔ دنیا کے ہر گوشہ میں دنیاوی حکومتیں آپ سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں ان کی عوام اور قومیں بھی آپ کی طرح اٹھ کھڑی نہ ہوں۔ اب تک آپ کامیاب رہے ہیں۔ استقامت سے کام لیجئے تاکہ انتہائی کامیابی آپ کے ہاتھ آجائے۔

(صحیفہ امام، ج ١٦، ص ٥٠٨)

امید ہے خورشید اسلام مشرق و مغرب سے طلوع ہو

اے خدا! ایرانی قوم جو دنیا میں اسلام کی سرافرازی کا موجب بنی اور ایک مثالی ملک بنایا، امید ہے کہ اس کے چمکتے ہوئے سورج کا پرتو دنیا کے مشرق و مغرب پر پڑے اور دنیا کے مظلوموں اور مستضعفین کو مستکبرون پر کامیابی عطا فرما۔ انشاء اللہ، تو خود قوت عطا فرما۔

(صحیفہ امام، ج ١٧، ص ٣٢٨)

ایرانی قوم دنیا والوں کیلئے عملی نمونہ

مجھے چاہیے کہ آپ حضرات جو یہاں حاضر ہیں اور وہ لوگ جو حاضر نہیں ہیں اور قوم کے تمام طبقات کا شکریہ ادا کروں کہ آپ ایک مثالی قوم ہیں اور امید ہے کہ یہ قوم اس بات اور اسباب کا نمونہ بن جائے کہ دنیا میں اور ایران میں جو انقلابات اور تحولات پیدا ہوئے ہیں اس سے کہیں زیادہ وجود میں آجائیں۔

(صحیفہ امام، ج ٢٠، ص ٢٤١)

چوتھی فصل

انقلاب کے صدور ہمارا مقصود

ہم چاہتے ہیں، اسی معنویت کو صادر کریں

ہم جو یہ کہتے ہیں کہ ''ہم انقلاب کو صادر کرنا چاہتے ہیں'' ہم چاہتے ہیں اس مطلب کو، اسی معنوی اور روحانی کیفیت کو جو ایران میں پیدا ہوئی ہے، یہی مسائل جو ایران کے اندر وجود میں آئے ہیں ان کو صادر کریں اور دنیا تک پہنچائیں۔ ہم بندوق اور تلوار کے ذریعہ کسی پر حملہ نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ عراق کافی عرصے سے ہم پر حملے کرتا آرہا ہے، ہم نے کوئی بھی حملہ ان پر نہیں کیا ہے، وہ حملے کرتے ہیں، ہم صرف دفاع کرتے ہیں اور دفاع کرنا واجب اور لازم ہے۔ ہم چاہتے ہیں اپنے انقلاب کو، اپنے ثقافتی انقلاب کو، اپنے اسلامی انقلاب کو تمام اسلامی ممالک تک پہنچائیں۔ اگر یہ انقلاب ہر جگہ پہنچ جائے تو مشکل حل ہو جائے گی۔

آپ کوشش کریں کہ جس طرح ایران نے انقلاب برپا کیا ہے اور جس طرح ایران اب بھی سب کچھ قربان کرنے کیلئے حاضر ہے، آپ اپنی قوموں کو بیدار کیجئے۔ وہ لوگ جن کے دل میں اسلام کا درد ہے، وہ لوگ جن کے دل اپنے ملک کیلئے جلتے ہیں، وہ اپنی ملتوں کو بیدار کریں اور جگائیں تاکہ یہ الٰہی انقلاب اور تحول جو ایران میں آیا ہے، وہاں بھی پیدا ہو جائے، بلکہ ہر جگہ وجود۔ میں آجائے۔ یہی مسئلہ کا حل ہے۔ پھر اس وقت آپ کو اس بات کا کوئی خطرہ نہیں ہوگا کہ چار فاسق لوگ آئیں اور بیت المقدس پر قبضہ کرلیں۔ اس وقت آپ ہرگز خوف نہ کھائیں۔ اس وقت مسئلہ حل ہے۔ لیکن جب ایک قوم، دو گروہوں، دس گروہوں اور سو گروہوں میں بٹ جائے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کے خلاف ہو اور حکومتیں بھی اس طرح کی حکومتیں ہیں، پھر آپ ان سے کسی قسم کی امید نہ رکھیں کہ وہ اس انداز فکر اور اس طرز حکومت سے غلبہ حاصل کرلیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۹۰)

ہم چاہتے ہیں حکومتوں اور ملتوں کے درمیان صلح برقرار ہو جائے

آپ دنیا میں کس جگہ سراغ رکھتے ہیں کہ ملت اس طرح اسلام کی خدمت میں ہو؟ ملت اس طرح اسلامی حکومت کی خدمت میں ہو کہ جس وقت کوئی مشکل پیش آجائے تو ملت خود آگے بڑھ کر حمایت کرتی ہے؟ ہم جو یہ کہتے ہیں کہ اپنے انقلاب کو

صادر کریں گے اور دنیا تک پہنچائیں گے اور تمام اسلامی ممالک، بلکہ تمام ان ممالک میں جہاں مستضعفین کے خلاف مستکبرین ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ایک ایسی صورتحال وجود میں لائیں کہ ظالم وجابر اور انسان کش حکومت اور اس کی مانند نہ ہو اور ملت ایک ایسی ملت نہ ہو جو حکومت کے ساتھ دشمن ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ حکومتوں اور ملتوں کے درمیان صلح وآشتی برقرار ہو جائے۔ حکومتیں اگر توجہ کریں یا مطالعہ کریں اور ایران کی صورتحال کو ملاحظہ کریں کہ ملت ایران حکومت کے ساتھ کیا تعلق رکھتی ہے تو مجھے امید ہے کہ وہ ضرور متاثر ہوں گی۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۹۵)

بڑی طاقتوں کے ہاتھ مسلمانوں کے مخازن سے کاٹ دیں

یہ جو ہم کہتے ہیں کہ ہمارے انقلاب کو ہر جگہ صادر ہونا چاہیے، اس سے غلط معنی مراد نہ لئے جائیں کہ ہم دوسرے ملکوں پر قبضہ چاہتے ہیں، ہم تمام اسلامی ممالک کو خود اپنا سمجھتے ہیں۔ تمام ممالک اپنی جگہ پر برقرار رہنے چاہئیں۔ ہم چاہتے ہیں یہ چیز جو ایران میں واقع ہوئی ہے اور یہ بیداری جو ایران میں پیدا ہوئی ہے اور انہوں نے خود بخود بڑی طاقتوں سے دوری اور فاصلہ اختیار کر لیا ہے اور ان کے ہاتھوں کو اپنے مخازن سے کاٹ دیا ہے، یہ چیز تمام قوموں اور حکومتوں میں پیدا ہو جائے۔ ہماری یہ آرزو اور تمنّیٰ ہے۔ صدور انقلاب کا معنی یہ ہے کہ تمام قومیں بیدار ہو جائیں اور تمام حکومتیں بیدار ہو جائیں اور اپنے آپ کو اس مشکل سے اور دوسروں کے تسلّط میں واقع ہونے کی کیفیت سے اور یہ کہ ان کے مخازن دوسروں کے ہاتھ، تباہ وبرباد ہو رہے ہیں اور وہ خود فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتے ہیں، ان تمام مشکلات سے نجات دیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۲۸۱)

صحیح تبلیغات، انقلاب کے صدور کا اہم عامل

ہم جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے انقلاب کو صادر کرنا چاہتے ہیں اس کو شمشیر کے ذریعہ نہیں، بلکہ تبلیغ کے ذریعہ پہنچانا اور صادر کرنا چاہتے ہیں۔ ہم وسیع پیمانے پر صحیح تبلیغات کے ذریعہ کمیونسٹوں اور دوسروں کے اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کو بے اثر بنانا

چاہتے ہیں اور ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام کے پاس سب کچھ ہے۔ اسلام موجودہ مسیحیت کی طرح نہیں ہے۔ (صحیفہ امام، ج۱۸، ص۷۲)

خلیج فارس کی حکومتیں، صدور انقلاب سے خوفزدہ ہیں

ہم ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ اسلام سبھی مقامات پر ہو اور یہ چاہتے ہیں کہ اسلام صادر ہو جائے۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم اس کو بزور شمشیر صادر کرنا چاہتے ہیں، ہم دعوت کے ذریعہ اسلام کو ہر جگہ صادر کریں گے۔ ہم دنیا میں اسلام کا ایک نمونہ دکھانا چاہتے ہیں، اگرچہ نامکمل ہی سہی، تاکہ ذاتی طور پر جنایتکاروں کو چھوڑ کر دنیا کے سب عقلا اور تمام مظلوم قومیں یہ سمجھ جائیں کہ اسلام کیا لایا ہے اور اسلام دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اسلام محرومین، مظلومین اور مشکلات میں پھنسے ہوئے لوگوں کو مصائب سے نجات دلانا چاہتا ہے اور خلیج کی حکومتوں اور دوسروں کی یہ کوشش ہے کہ یہ اسلام، ایران سے باہر ایک قدم بھی نہ رکھنے پائے! اگرچہ اسلام نے ان کے ارادے کے خلاف ایران سے باہر قدم رکھ دیا ہے اور رکھے گا۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۱۵۶)

اسلام کا تعارف، جیسا ہی ہے ویسا ہی کروائیں

ہم جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کو صادر کریں گے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم جنگی جہاز پر سوار ہو جائیں اور دوسرے ممالک پر بمباری کریں، اس قسم کی بات نہ تو ہم نے کہی ہے اور نہ ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ جو وسائل ہمارے پاس ہیں ان کے ذریعہ (انقلاب کے اہداف بیان) کر سکتے ہیں۔ اسی ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ، اخبارات اور روزناموں کے ذریعہ ملک سے باہر جانے والے افراد کے ذریعہ ہم یہ کام انجام دے سکتے ہیں۔ اسلام جیسا ہے اس کو ویسا ہی دوسروں تک پہنچائیں۔ اسلام جیسا ہے اگر ویسے ہی متعارف ہو جائے اور دوسروں تک پہنچ جائے تو سب لوگ اس کو قبول کر لیں گے، کیونکہ انسان کی فطرت ایک سالم فطرت ہے۔ اگر ایک ایسی چیز اس کو بتائی جائے تو فطرت سالم کی بنا پر اس کو قبول کرلے گا اور بڑی طاقتیں درحقیقت اسی معنی سے ہراساں ہیں۔ لہذا ہم ایک عظیم ذمہ داری اپنے دوش پر رکھتے ہیں۔ صرف ہماری اور آپ کی ذمہ داری نہیں، بلکہ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ ایران کے تمام طبقات چاہے ایران میں موجود ہوں یا ایران سے باہر ہوں، وہ اسلام کے وفادار ہیں۔ ہم

سب پر ایک عظیم ذمہ داری ہے اور وہ یہ کہ اسلام جیسا ہے اور خدا تبارک وتعالیٰ نے جیسے فرمایا ہے اور قرآن و روایات میں جیسے ہی بیان ہوا ہے ویسے ہی لوگوں کے سامنے اور دنیا کے سامنے پیش کریں۔ خود یہی روش ہزاروں توپوں اور ٹینکوں سے کہیں زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے اور جو چیز وعظ و نصیحت اور ارشاد کے ذریعہ حاصل ہو جائے لوگوں کے دلوں کو پلٹا دیتی ہے۔ یہ کام اور اس ہنر کا سرچشمہ اسلام سے نکلتا ہے اور اس ہنر کا منبع اسلام کے احکام سے پھوٹتا ہے اور یہ کام ایک توپ اور ٹینک کے ساتھ نہیں ہو پائے گا۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۳۶۴)

ہم اپنی بات کو دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں

ہم نے شروع ہی سے کہا کہ ہم اپنے انقلاب کو صادر کرنا چاہتے ہیں۔ صدور انقلاب لشکر کشی نہیں ہے، بلکہ ہم اپنی بات کو (ذمہ دار مراکز کے توسط سے) دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں اور ان مراکز میں سے ایک وزارت خارجہ ہے۔ اس کو چاہیے کہ ایران اور اسلام کے مسائل، نیز مشرق و مغرب کی طرف سے جو مشکلات اور مصائب ایران نے برداشت کئے ہیں، وہ دنیا تک پہنچائے اور دنیا کو بتائے کہ ہم (حقیقت اور) اس قسم کا کام کرنا چاہتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۴۱۴)

پانچویں فصل

صدور انقلاب کے شرائط، عوامل اور طریقہ کار

تمام ملتیں، ایران کی طرف متوجہ ہیں

در حقیقت اسلام کے اندر جو معنی اور واقعیت موجود ہے وہ ایران میں اگر تحقق پیدا کرے آپ مطمئن رہیں کہ تمام ممالک یکے بعد دیگرے، یہی طرز عمل اختیار کریں گے اور اس کے نمونے موجود ہیں۔ اب بھی وہی روکنے اور باز رکھنے والے کام جو کبھی ایران میں ہوتے تھے، بعض دوسرے ممالک میں شروع ہو گئے ہیں اور وہ مشغول و مصروف ہو گئے ہیں اور اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں یہ اسلام ایران سے وہاں تک نہ پہنچ جائے! لیکن ان کا ہاتھ پاؤں مارنا بے سود ہے۔ انقلاب پہنچے گا، یعنی اس وقت ہر گروہ جو یہاں آتا ہے اپنی قوم کے بارے میں جب ذکر کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ قومیں ایران کی طرف متوجہ ہیں اور اسی معنی کو وہ تحقق دینا چاہتی ہیں۔ عراق میں، کویت میں، مصر میں اور تمام مقامات پر۔ اگر ہم اس بات کو اچھے طریقے سے درک کر لیں اور اسلام جیسا ہے اس کو ویسا ہی ایران میں رائج کریں۔ اس کے علاوہ، ہم خود کامیاب ہیں اور آخر تک کامیاب رہیں گے، انشاءاللہ۔ یہ بات تمام قوموں تک (پہنچے گی)۔ ہماری توجہ اس پر ہے کہ تمام بلاد، شہر و ممالک اسلامی ہوں اور ان میں اسلامی حکومت برقرار ہو اور اسلامی عدل کی حکومت تمام جگہوں میں برپا ہو جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۱۸۱)

اتحاد، اسلام کی اشاعت کی رمز و راز ہے

مجھے اس کی امید ہے کہ انشاءاللہ جو خدمت ہم نے شروع کی ہے اس کو آخر تک پہنچا سکیں اور وحدت کلمہ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کے ساتھ، اسلام کے پھریرے کو پوری دنیا میں لہرا سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۱۴)

اسلام کی پیروی، صدور انقلاب کا عامل ہے

آپ حضرات جو سفارتخانوں میں ہیں، آپ عقلاً اور شرعاً اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اپنے سفارتخانوں میں جتنے آپ سادہ زندگی کے ساتھ رہیں گے اور آپ کی رفتار اور معاشرت کی کیفیت ان لوگوں کے ساتھ جنہیں آپ کی اصطلاح میں زیردست کہا جاتا ہے، اخوت اور برادارانہ ہو بہر صورت ایسا ہونا چاہیے کہ وہ آپ کے مطالب کو قبول کریں، لیکن یہ تمام باتیں اخوت پر مبنی ہونی چاہئیں۔ اسی طرح آپ کے مہمانوں کی حالت خود آپ کی وضع، ان لوگوں کی حالت جو وہاں پر کام کرتے ہیں ایک انقلابی اور متحول حالت ہونی چاہیے۔ ایک اسلامی حالت ہونی چاہیے تاکہ جو شخص بھی وہاں آئے وہ وہاں عملاً اسلام کا مشاہدہ کرے۔ ہم جو بھی نعرہ لگائیں کہ ہم اسلامی ہیں اور اسلامی جمہوریہ والے ہیں، لیکن وہ جب ہم کو دیکھیں کہ عملی میدان میں غیر اسلامی ہیں تو پھر وہ ہماری بات پر اطمینان نہیں کریں گے۔ وہ اس وقت ہماری بات کو تسلیم کریں گے کہ جو ہم اسلام اور اسلامی جمہوریہ کی بات کرتے ہیں، ہمارا عمل بھی ہمارے کہنے کے مطابق ہو، طاغوتی عمل نہ ہو۔ قول، اسلامی قول، عمل، اسلامی عمل ہو۔ رفتار، اسلامی رفتار ہو۔ گفتار اسلامی ہو تاکہ یہ اسلامی جمہوریہ تمام ممالک میں پہنچ جائے۔ نیزے کی نوک کے ذریعہ، طاقت اور جبر کے ساتھ صدور انقلاب نہیں کرنا ہے، بلکہ صدور اس وقت ممکن ہے جب اسلام کے حقائق یعنی اسلامی اخلاق، انسانی اخلاق ان مقامات پر رشد پیدا کرے اور آپ اس کیفیت کے ذمہ دار ہیں اور آپ کو چاہیے کہ اس کام کو انجام دیں کہ اپنے عمل میں اور اپنی تحریروں میں بھی جو وہاں آپ منتشر کرتے ہیں، ایسا آپ کو کرنا چاہیے۔ رسالہ ہو اور وہ رسالہ ایک ایسا رسالہ ہو کہ اس میں جو تصویریں اور جو مسائل بیان کئے جاتے ہیں سب کے سب اسلامی جمہوریہ کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوں تاکہ تبلیغات کے ذریعہ وہاں پر اسلام نفوذ پیدا کرے اور آپ اس بات کو جان لیں کہ اگر آپ تبلیغات کریں اور اسی طرح ہی طالبعلم جو وہاں ہیں وہ بھی کوشش کریں کہ جہاں کہیں وہ ہیں اور جس گروہ اور طائفہ کے ساتھ وہ اٹھتے بیٹھتے ہیں وہاں ایران کے مسائل، ایران اسلامی کے مسائل کو بیان کریں اور وہ چیزیں جو بیرونی رسالوں اور اخباروں میں یا ہر جگہ لکھی جاتی ہیں ایک ایک کرکے ان کا تجزیہ کریں اور ان کے جھوٹ کو ان پر ثابت کریں۔

اہم بات یہ ہے کہ ہم اچھی طرح اپنے قلب میں اس بات کو سمجھ جائیں کہ ہماری جمہوری کو اسلامی ہونا چاہیے۔ جو ہم زبان سے کہتے ہیں، ہمارا دل اس کا معتقد ہو کہ ہم اسلام چاہتے ہیں۔ ہم اسلام چاہتے ہیں۔ دوسرے تمام انحرافات کے ساتھ انسان کو مقابلہ کرنا چاہیے۔ سب سے پہلے اپنے آپ سے شروع کریئے اور دیکھیے کہ اپنے اندر کچھ نقائص اور خامیاں پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ بہر حال انسان اپنے اندر کچھ نہ کچھ خامیاں ضرور دیکھتا ہے، بہت کم لوگ ہیں جو اپنے اندر نقص اور خامی نہیں دیکھتے اور یہ خود ایک نقص و عیب شمار ہوتا ہے۔ انسان کی تربیت ہونی چاہیے، تزکیہ کے ذریعہ، اس کی تربیت ہونی چاہیے۔ انسان کو آغاز اور شروع اپنے آپ سے اور اپنے خاندان سے کرنا چاہیے۔ تزکیہ کے عمل کو آپ اپنے سے اور اپنے خاندان سے اور آپ سبھی شروع کریں تاکہ یہ (اوصاف) بیرون

ملک پہنچ سکے۔ ہمارے طالبعلم اپنی رفتار، اپنے کردار اور اپنی گفتار کی طرف توجہ کریں کہ تمام چیزیں اسلامی اور اخلاقی معیار کے مطابق ہوں تاکہ اگر آپ عوام کو اسلام کی طرف دعوت کریں اور آپ کو ایسا کرنا بھی چاہیے تو آپ کا قول، آپ کے عمل سے مختلف نہ ہو۔ آپ ایک ایسی حالت نہ رکھیے کہ جب آپ کوئی بات کہیں تو وہ آپ کا مذاق اڑائیں کہ جناب خود کیا ہیں اور ہم کو کس چیز کی دعوت کرتے ہیں!

بہر حال میں خدائے تبارک وتعالٰی سے آپ سب کیلئے سعادت اور سلامتی چاہتا ہوں اور ہماری پوری قوم اس بات کی ذمہ دار ہے کہ رفتار ایک ایسی رفتار ہو تاکہ اسی رفتار کے ذریعہ وہ بیرون ملک اسلام کا مظاہرہ کریں اور اگرچنانچہ ایسی رفتار ہو جو اگرچہ بعض افراد کی طرف سے بعض مقامات اور جگہوں پر نفوذ کیا ہو اور وہاں ایسی رفتار ہو جو اسلامی موازین کے مخالف ہو، یہ بات ہمارے دشمن کے ہاتھوں بہانہ کا سبب بن جائے گی کہ وہ ہم پر اور ہماری جمہوریہ پر تمام قوت کے ساتھ بمباری کریں۔ سفارتخانوں میں کام کرنے والے افراد، سفرا اور بیرونی ممالک میں رہنے والے ہمارے نوجوان اور بیرون ملک تمام اسلامی انجمنوں اور تمام ایرانی و غیر ایرانی جو بیرون ملک ہیں، ان کیلئے یہ بات ہم سے زیادہ ذمہ داری کا موجب بنتا ہے۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے، آپ کی ذمہ داری سنگین تر ہے اور بہت زیادہ ہے۔ انشاء اللہ خدا کی نصرت و مدد سے آپ اسلام کو ہر جگہ پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور صحیح وسالم طور پر متعارف کروانے کے بعد اکثر عوام اس کو قبول کریں گے اور جب انہوں نے قبول کر لیا تو آہستہ آہستہ وہ عمل بھی کریں گے۔ آہستہ آہستہ یہ انقلاب بیرون ملک پھیل جائے گا۔ انشاء اللہ خداوند، آپ سب کی حفاظت فرمائے۔ آپ سب اور ہم کو کامیابی عطا فرمائے تاکہ ہم سب اسلام کو ہر جگہ پہنچانے اور اس کو تقویت کرنے کی کوشش کریں اور اسلام کی ترویج کرنے والوں میں قرار پائیں اور خدائے تبارک وتعالٰی کے لشکریوں میں قرار پائیں تاکہ انشاء اللہ اپنی مملکت کی سعادت اور سلامتی اور تمام اسلامی ممالک، اسی طرح تمام مستضعفین جہان کو انشاء اللہ، خدا کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۴۸)

آپ عمل اور اخلاق کے ذریعہ، انقلاب کو صادر کریں

ہماری طرح آپ [1] بھی جن اہم ترین مسائل کے ذمہ دار ہیں وہ یہ ہیں کہ آپ وہاں اپنے عمل کے ذریعہ کارکنوں کے ساتھ حسن سلوک کے ذریعہ، سفارتخانے والوں کی حالت و کیفیت کے ساتھ اور سفارتخانے کی حالت و وضع ایسی ہو اور ایسی کیجئے کہ آپ کی

1. ایران کے باہر ایرانی سفارت خانوں کے کارکن اور افسر، مراد ہیں۔

اسی روش اور عمل کے ذریعہ جس ملک میں آپ ہیں اس میں آپ کا انقلاب بتدریج پہنچ جائے۔ اخلاقی مسائل کچھ ایسے مسائل ہیں کہ جب کوئی شخص ان کا پابند ہو جائے اور ان کے پیچھے چل پڑے تو یہ نفوذ اور سرایت پیدا کرتے ہیں۔ لوگ اپنی طبیعت کے مطابق، اپنی فطرت کے مطابق اس چیز کو قبول کرتے ہیں، کیونکہ فطرتیں سالم ہوتی ہیں۔ البتہ غلط تربیت، فطرتوں کو ضائع اور برباد کر دیتی ہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جب آپ ایک دوسرے ملک میں وارد ہوتے ہیں اور آپ اس مملکت کی تربیت اپنی مملکت کی طرح کرنا چاہتے ہیں اور آپ اسلام کو وہاں پہنچانا اور اشاعت دینا چاہتے ہیں تو نشر اسلام، اسلامی کردار ور فتار اور اخلاق اسلامی کے ذریعہ ہو، تاکہ لوگ اس کی طرف توجہ کریں اور ہر سفارتخانے میں ایک نشریہ کا ہونا بہت ضروری ہے۔ طاغوتی زمانے کے نشریات کی طرح نہیں، بلکہ ایسا نشریہ جس میں اسلامی اخلاق و آداب درج ہوں اور وہ مسائل جو ایران میں گزرے ہیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس وقت تقریباً دنیا کے ہر گوشے میں اسلامی جمہوریہ کے خلاف تبلیغات شدت سے ہو رہی ہیں۔ تمام جوانب سے پروپیگنڈہ، مغربی تبلیغاتی ادارے اپنے تمام حامیوں کے ساتھ اور مشرقی تبلیغاتی ادارے اپنے تمام حامیوں کے ساتھ، یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ وہ اسلامی جمہوریہ سے خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ ان کے منافع ایران میں ختم ہو گئے ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں گے اس کے باوجود، اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں یہ مطلب، یہ انقلاب، تحریک اور نہضت دوسرے ممالک تک نہ پہنچ جائے اور وہ بھی اس مطلب کو سمجھنے کے بعد کہ اسلام وہاں ہو چاہے اسلام کی حالت کیسی بھی ہے، اس سے بھی ڈرتے ہیں کہ کہیں وہاں بھی ایران کی طرح ہو جائے اور ان کے طاغوتی ادارے روبزوال ہو جائیں اور انشاء اللہ روبزوال ہو جائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۲۶۱)

تمام ملتیں ہمارے ساتھ ہیں

آپ اس بات کی طرف متوجہ رہیں کہ جہاں استکباری حکومتیں ہماری مخالف ہوں گی وہاں ملتیں ہمارے ساتھ اور ہماری موافق ہوں گی۔ عوام اور عوام کی فکر کو بنیاد قرار دینا چاہیے اور لوگوں کی فکر رکھنی چاہیے نہ حکومتوں کی۔ اس لیے کہ اکثر لوگ حق کے موافق ہیں، کیونکہ وہ ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ وہ روس اور امریکہ کے زیر قبضہ نہیں رہنا چاہتے ہیں۔ ہم تبلیغات کے میدان میں صفر رہے ہیں۔ حکومتی سطح کے سفروں کے علاوہ غیر حکومتی سطح پر بھی رفت و آمد ہونی چاہیے تاکہ ہم دنیا کو بیدار کریں۔ اگر ہم انقلاب کو صادر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسا کام کرنا چاہیے تاکہ لوگ خود حکومت کو اپنے ہاتھ میں سنبھالیں اور ایک اصطلاح کے مطابق تیسرے طبقے یا درجے کے لوگ کام کاج سنبھالیں۔ صرف غیر رسمی دوروں اور سفروں میں آپ عام لوگوں سے رابطہ قائم کر سکتے

ہیں اور ان کو بتا سکتے ہیں کہ آپ کا منصب حکومت کو سنبھالنا کوئی عیب نہیں رکھتا اور یہ چیز عوام کے درمیان باعث کشش بھی ہے اور آپ بھی اس طرح تبلیغ کے بہتر فرائض انجام دے سکتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۰۷)

اچھے اخلاق کے ذریعہ، اسلامی جمہوریہ، صادر کریں

یہ آپ کے چہرے اور ان پر مسرت کی لہریں جو دکھائی دیتی ہیں یہ خود ایک کامیابی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ جن ممالک میں جاتے ہیں وہاں آپ ایران کے انقلاب کو عملی طور پر صادر کریں اور مجھے امید ہے کہ آپ عالمی سطح پر کامیاب ہوں گے اور اہم بات یہ ہے کہ ان کامیابیوں کے ہمراہ جیسا کہ آپ متوجہ تھے اور متوجہ بھی ہیں، انشاءاللہ اپنے نفس پر بھی کامیابی حاصل کیجئے۔ گزشتہ ایام میں پہلوان، میدان کشتی میں اور ''زور خانوں''[1] میں کیا کرتے تھے، وہ اسلام کی طرف اچھی خاصی توجہ رکھتے بالخصوص اپنی گفتگو میں، اپنے تمام کاموں کو خدا کے ذکر اور امیر المومنین (علی (ع)) کے ذکر کے ساتھ انجام دیتے اور یہ ان کی حوصلہ افزائی کرتی تھی۔ یہ ذکر واذکار انسان کے حوصلہ میں اثر انداز ہیں اور آپ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعہ اور اپنے اچھے کردار ور فتار کے ذریعہ، انشاءاللہ، اسلامی جمہوریہ کے خوبصورت چہرے کو دوسروں تک پہنچائیں۔ جب آپ پہلوانان عزیز، ملک سے باہر جائیں اور قابل تعریف کامیابی حاصل کریں اور لوگ اس بات کا مشاہدہ کریں کہ آپ کی روحی کیفیت بھی ایک خاص قسم کی ہے، دوسروں کے ساتھ فرق رکھتی ہے اور آپ کے اعمال بھی دوسروں سے فرق رکھتے ہیں، یہ سب اس بات کا سبب بنے گا کہ اسلام و مسلمین اور ہماری قوم کے خلاف یہ تمام شور شرابہ، بے اثر ہو جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۴۲۲)

---

1. زور خانہ، ایک ایسی جگہ ہے جہاں قدیمی اصولوں سے ورزش ہوتی ہیں۔ قدیم سنت کی بنیاد پر یہ ورزش اسلامی قدروں کے حفظ اور ائمہ معصومین (ع) کے خاص احترام کے ساتھ انجام پاتی ہے۔

دنیاوالوں تک مطالب کو پہنچایئے

آپ جب ملک سے باہر جاتے ہیں اس وقت یہ باتیں ہوتی ہیں کہ اسلام سے دفاع کیجئے۔ بالآخر ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے وقار کی خود حفاظت کریں اور ہمیں اطمینان رکھنا چاہیے کہ کوئی بھی ہماری حفاظت کیلئے نہیں آئے گا۔ وزارت ارشاد[1] کو فعال ہونا چاہیے۔

آپ حضرات اس فرصت سے فائدہ اٹھائیں اور دنیا کے عوام تک مطالب کو پہنچائیں، لوگ بہت سی چیزوں کو نہیں جانتے ہیں ۔آپ انٹرویو دیجئے اور گفتگو کیجئے، لوگوں کے درمیان جایئے تقریر کیجئے۔ اس بات کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے کہ سال میں صرف ایک بار سفر نہ ہو، بلکہ جب بھی فرصت میسر ہو اس قسم کے سفر کرنے چاہئیں اور مجھے امید ہے کہ آپ کامیابی کے ساتھ لوٹ کر آئیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ١٦، ص ٦)

اپنے انقلاب کو عالمی سطح پر پہچنوائیں

ہمیں حرکت کرنی چاہیے اور اپنے انقلاب کو عالمی سطح پر پہچنوائیں۔ اب ایک اچھی فرصت ہے۔ امید رکھتا ہوں کہ خدا کی توفیق سے آپ کامیاب ہوں اور جان لیں کہ عوام ہمارے ساتھ ہیں۔ جس طرح ہم نے خود قیام کیا اور اس انتظام میں نہیں بیٹھے کہ کوئی طاقت ہماری مدد کیلئے آئے، اب بھی ہمیں یہ انتظار نہیں رکھنا چاہیے کہ دوسرے ہماری خاطر اور فائدے میں تبلیغ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ١٦، ص ٣)

---

1. وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی، عمومی ثقافت کے سلسلے میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سرکاری نظام سیاسیات کے اجرا کی ذمہ دار ہے جس کو مندرجہ ذیل اہداف کے تحقق کی غرض سے تشکیل دیا گیا اور جو اپنی فعالیت کو جاری رکھے ہوئے ہے:

١): ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر اخلاقی کمالات کا رشد۔

٢): ثقافتی استقلال اور غیروں کی ثقافت کے نفوذ سے معاشرے کو محفوظ رکھنا۔

٣): مختلف میدانوں میں عمومی اطلاعات کو معیار بنانا اور جامعہ میں اختراعات، کوشش اور تحقیق کو حوصلہ اور صلاحیتوں اور استعدادوں کو رونق بخشنا۔

۴): اسلامی ہنر اور ثقافت کو رائج کرنا۔

۵): دنیاوالوں کو انقلاب اسلامی کے اہداف اور مظاہر اور مبانی کی نسبت آگاہ کرنا۔

٦): مختلف اقوام اور ملل کے ساتھ ثقافتی روابط کو بڑھانا بالخصوص دنیا کے مسلمانوں اور مستضعفین کے ساتھ۔

٧): مسلمانوں کے درمیان وحدت کی فضا پیدا کرنا۔

مظلوموں کی آواز، دنیا تک پہنچانے کیلئے سنجیدگی سے کوشش کیجئے

تبلیغات کی وسعت اور تقویت بالخصوص ملک سے باہر، اہم امور میں سے ہے۔ ہمارے ملک میں چند سالوں سے اس بات کا فقدان رہا ہے۔ ملک سے باہر لٹیروں کے تمام تبلیغاتی شور و غوغا کے مقابل میں جن کو اسلام نے وحشت میں ڈالا ہوا ہے، صحیح تبلیغات کا فقدان ہے۔ ہمارے سفارتخانوں نے صحیح کام انجام نہیں دیا ہے اور وزارت ارشاد بھی اپنی آخری کوششوں کے علاوہ کوئی اہم اور اثرانداز کام سرانجام نہیں دے سکی ہے اور ہمارا اسلامی اور مظلوم ملک، غیر ملکی نشریات اور اداروں کی جھوٹی افواہوں کے ہجوم میں واقع ہوا ہے اور یہ ضروری ہے کہ حکومت اپنی توانائی اور قدرت کی حد تک اس کمی کو دور کرے اور دنیا تک مظلوموں کی آواز کو پہنچانے کیلئے ریڈیو کی نشریات میں حتمی اضافہ کرے تاکہ دوسری قومیں اگرچہ مختصر طور پر اس چیز سے جو ہم پر گزری ہے یا گزر رہی ہے، آگاہ ہوں اور کچھ لوگوں کو مطالب واضح کرنے اور تبلیغ کیلئے مناسب مواقع میں دوسرے ممالک میں بھیجیں تاکہ ملت کی مظلومیت کی آواز اور طاقتور ستمگروں کے جرائم کو دوسری اقوام اور دنیا کے مظلوموں تک پہنچائیں اور ان کو سمجھائیں کہ جس طرح اسلامی جمہوریہ ایران کے مخالفین کے اعمال اور ان کے اقوال سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا اصلی مقصد اور ہدف اسلام کی مخالفت ہے اور اسلام جہاں کہیں ہو یہ اس کی مخالفت کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۴۴)

انقلاب ایران کے اصولوں کو درست متعارف کروائیں

اسلام کے خلاف بڑے پیمانے پر مسموم تبلیغات کو مدنظر رکھتے ہوئے بیرون ملک تبلیغات ایک خاص اہمیت کی حامل ہے اور اس کا ہم آہنگ اور منسجم ہونا بہت بڑی تاثیر کا موجب بن جائے گا۔ جنابعالی (محترم وزیر ارشاد) کو میں نے ملک سے باہر تبلیغات کو ہم آہنگ کرنے والے کے عنوان سے مقرر کیا ہے تاکہ آپ خداوند متعال کی تائید اور تمام وہ افراد اور ادارے جو اس سلسلے میں فعال ہیں کی مدد اور تعاون سے اس حیات بخش امر کو جاری رکھیں اور بدنظمی اور خود پسندی کی حتمًا روک تھام کریں تاکہ جھوٹی تبلیغات اور جھوٹے پروپیگنڈوں کی سم پاشی جن اداروں کی طرف سے ہوتی ہے اس کی کسی حد تک روک تھام ہو سکے اور اسلامی جمہوریہ اور انقلاب ایران کے جو اصول ہیں ان کو ویسے ہی دوسروں تک پہنچایا جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۶۴)

تمام قومیں انسانی اقدار کی موافق ہیں

ہم مرتجع اور منزوی حکومتوں کے درمیان اور ایسی حکومتوں کے درمیان ہیں جو عوام کا استحصال کرنا چاہتی ہیں۔ یہ تمام حکومتیں ہماری مخالف ہیں۔ لیکن تمام قومیں اس طرح نہیں ہیں۔ ملتیں حق کے ساتھ ہیں۔ ملتیں ایسی چیزوں اور ایسی اقدار کے ساتھ ہیں جو انسانی قدریں ہیں۔ یہ حکومتیں ہیں کہ ان میں سے بہت کو انسانی قدروں کے بارے میں کوئی اطلاع اور آگاہی نہیں ہے۔ آپ (ورزش کار حضرات) بھی جب باہر جائیں تو ملتوں کے ساتھ ارتباط برقرار رکھیں اور تمام اقوام آپ کو دیکھنے کیلئے آئیں گے جس طرح آپ اپنی جسمانی خوبیوں اور قدروں اور اپنی بدنی طاقت کو پیش کرتے ہیں اور ایران کیلئے عظمت اور خوبی کے قائل ہوتے ہیں، ہمیں اور ایران کی عظمت کو انہیں دکھاتے ہیں، اسی طرح انشاء اللہ اعمال واخلاق واعتقادی عظمتیں بھی آپ کے ذریعہ وہاں پر منتشر ہو جائیں۔

(صحیفہ امام، ج ١٦، ص ٨١)

جمعیتوں کو اسلام کی طرف دعوت دیجئے

چونکہ آپ اسلامی جمہوریہ سے ہیں لہذا دوسرے ممالک میں آپ کا کردار مثالی ہونا چاہیے۔ ہمیں آج اس بات کی ضرورہے کہ اسلام کو ہر جگہ قوت بہم پہنچائیں اور ہر جگہ اسے رائج کریں اور جس طرح ہماری مملکت میں اسلام نے مفہوم پیدا کیا ہے اسی طرح دوسری جگھوں پر بھی یہ مفہوم حاصل کرے۔ صدور انقلاب کی ایک روش آپ جوان حضرات ہیں جو تمام ممالک میں سفر کرتے ہیں اور بہت سے لوگ آپ کو دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ آپ کی طاقت وقدرت اور آپ کے ہنر کو دیکھنے آتے ہیں۔ آپ کو ایسا کرنا چاہیے، اکثر لوگوں کو عملاً اسلام کی طرف دعوت دیجئے۔ آپ اپنے اعمال، رفتار اور کردار کو ایسا سنواریئے کہ اسلامی جمہوریہ کیلئے نمونہ قرار پائیں اور اسلامی جمہوریہ آپ کے ہمراہ انشاءاللہ ہر جگہ جائے۔

(صحیفہ امام، ج ١٦، ص ٨١)

ہمیں اپنی تبلیغات میں اضافہ کرنا چاہیے

ہماری تبلیغات میں اضافہ ہونا چاہیے اور ریڈیو، ٹیلی ویژن کی نشریات میں اضافہ ہونا چاہیے تا کہ ہم اپنے مطالب کو دنیا تک پہنچا سکیں۔ اس وقت تمام مطالب جو ہمیں درپیش ہیں تمام چیزیں ہمارے سامنے ہیں، کسی منزل تک پہنچنے کی وہ اجازت نہیں دیتے۔ ہاں! اگر ذرہ برابر ایک چیز خلاف واقع ہو جائے اس وقت آپ دیکھیں کہ ریڈیو اسٹیشن کے ذریعے کیا شور برپا کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۸۵)

بیرون ملک تبلیغات ایک خاص اہمیت کی حامل ہیں

واضح سی بات ہے کہ ملک سے باہر تبلیغات ایک خاص خصوصیت اور اہمیت کی حامل ہیں اور چونکہ وزارت ارشاد کے دوش پر یہ امر ہے، لہذا ضروری ہے کہ شورائے عالی تبلیغات [1] بیرون ملک بھیجنے کیلئے صالح اور شائستہ افراد کی تربیت اور ان کو جذب کرنے میں اور اسلامی ثقافت کو نشر کرنے کیلئے وزارت ارشاد کی مدد اور ان سے تعاون کریں اور مکمل طور پر ہم آہنگی کے ساتھ اس الٰہی ذمہ داری پر عمل کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۷۰)

اسلامی اخلاق و کردار، انقلاب کیلئے بہترین تبلیغ

ضروری ہے کہ محترم ایرانی زائرین اس بات پر توجہ رکھیں کہ ایک انقلابی اور اسلامی اور احکام اسلام پر کاربند ملک سے وہ حج کیلئے روانہ ہوئے ہیں اور دوستوں اور دشمنوں کی نظریں ان پر لگی ہوئی ہیں۔ دوست دیکھ رہے ہیں کہ زائرین محترم اپنے اسلامی عہد پر باقی ہیں اور اپنی رفتار، گفتار اور دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ ارتباط میں اپنے عظیم انقلاب کی آبرو کو حفظ کرتے ہیں، زحمات اور مشکلات میں جو اس سفر مقدس کا لازمی حصہ ہیں، بردباری اور حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہیں اور خداوند متعال کو تمام امور میں حاضر و ناظر جانتے

1. انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد تبلیغات کے میدان میں وحدت اور ہم آہنگی ایجاد کرنے اور انقلاب کے مراسم کو برپا کرنے کی خاطر علما کی چند برجستہ شخصیتوں پر مشتمل تبلیغات کی اعلیٰ کونسل وجود میں آئی جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، سازمان تبلیغات اسلامی اور شورائے ہم آہنگی تبلیغات کی تشکیل کے بعد انقلاب کے مخصوص مراسم کو برپا کرنے اور تبلیغاتی فعالیت انجام دینے کی ذمہ داری انہی دو شعبوں کو سونپی گئی۔

ہیں اور سرافرازی و سربلندی کے ساتھ اپنے ملک میں واپس پہنچ جاتے ہیں۔ اپنے انقلاب اور ملک کو دنیا کے مسلمانوں کے درمیان سرافراز کرتے ہیں۔ اپنے عزیز ملک کے اسلامی انقلاب کو دنیا کے مسلمانوں اور اسلامی ممالک تک پہنچاتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کوئی بھی معمولی عمل ایسا سرزد ہو جائے جو اسلامی اخلاق اور کردار کے بر خلاف ہو اور اسلام اور اسلامی جمہوریہ کی ہتک کا باعث ہو تو یہ ایک ناقابل معافی گناہ ہے اور دشمنان اسلام اس لیے نظریں لگائے ہوئے ہیں تاکہ وہ ان کے اخلاق و کردار اور گفتار میں خدشہ پیدا کریں اور خدانخواستہ اگر کوئی معمولی سی بات بھی ان سے صادر ہو جائے وہ اس کو بہانہ بنا کر اپنے تبلیغاتی شور کے ذریعہ چھوٹے مطالب کو بڑا بنا کر پیش کریں گے۔ اس طرح وہ پہلے سے کہیں زیادہ اسلام اور انقلاب کے چہرے کو دنیا والوں کی نظر میں کم رنگ اور ایران کے مسلمانوں کو دنیا کے مسلمانوں کی نظر میں منحرف اور بے بند و بار افراد کے طور پر متعارف کروائیں گے اور اسلام کو انسانی بلند قدروں سے کہیں دور کا مکتب بتائیں گے اور ایران کی شریف قوم کو ایک انحطاط پذیر قوم اور ثقافت اور تمدن سے کہیں دور قوم دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۵۱۳)

سفارتخانے اسلام کی تبلیغ کے ذمہ دار ہیں

یونیورسٹی، فیضیہ [1] کے ساتھ دائمی پیوند برقرار رکھے۔ اسلام اور اسلامی جمہوریہ کیلئے وسیع پیمانے پر تبلیغات ہوں۔ سفارتخانے جہاں کہیں ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اسلام اور اسلامی جمہوریہ کیلئے تبلیغ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۲۴۰)

حفظ وحدت، صدور اسلام کی شرط

آج اسلام کی حفاظت کیلئے ہمیں چاہیے کہ وہ تمام چیزیں جو ہمارے ذہن میں ہیں، بالفرض جو کدورتیں کسی وقت تھیں ان سے ہاتھ کھینچ لیں اور خدا کیلئے ایک ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو آپ محفوظ رہیں گے اور اسلام کو پوری دنیا میں صادر کریں گے اور یہ بات میں آپ سے عرض کروں کہ اگر خدانخواستہ ایران میں اسلام پر ضرب لگ جائے تو آپ جان لیں کہ پھر پوری دنیا میں اسلام پر چوٹ

---

1. یہ علوم دینی حاصل کرنے والے مدارس میں سے ایک قدیم ترین اور معتبر ترین مدرسہ ہے جو قم کے مذہبی شہر میں واقع ہے۔

لگ جائے گی اور سمجھ لیجئے کہ پھر کبھی اتنا جلدی اپنا سر اٹھا نہیں سکے گا۔ اب یہ ایک عظیم تکلیف اور ذمہ داری ہے جو تمام تکالیف اور ذمہ داریوں سے بالاتر ہے۔ ایران میں اسلام کی حفاظت اور ایران میں اسلام کی حفاظت آپ کی وحدت کی مرہون منت ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۳۸۳)

ہمیں چاہیے کہ انسانی قدروں کا انتخاب کریں

ہمیں امید ہے کہ ایران کے اس اسلامی مرکز سے ایک ایسی حالت پیدا ہو جائے جو بری اور فاسد حرکتوں کو دفن کرے اور اسلام عزیز کی ترویج کرے اور نور قرآن کو پوری دنیا میں تجلی بخشے تاکہ اسلامی اور انسانی قدریں جو پامال ہوئی ہیں وہ دوبارہ زندہ ہو جائیں اور اس سلسلے میں سب سے پہلے ہمیں اپنے اوپر توجہ رکھنی چاہیے کہ اگر کہیں انسانی اور الٰہی قدروں اور طاغوتی حرکتوں کے درمیان انتخاب کا مسئلہ آجائے تو اس وقت ہمیں انسانی قدروں کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اگر یہ مسئلہ سامنے آجائے کہ اپنے ملک کی خدمت کرنا چاہیے اور اپنے ملک اور اسلام کے مقابل فرض شناس ہونا چاہیے یا مشرقی اور مغربی ممالک کی خدمت کرنا چاہیے تو اس وقت ہمیں اس چیز کا انتخاب کرنا چاہیے جو خود ہمارے لیے ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۴۱۳)

انسانی اقدار کا صدور

اگر آپ تمام مشکلات پر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ سب کو تمام بڑی طاقتوں کے سامنے محکم اور استوار کھڑا رہنا چاہیے۔ آپ کو تمام مشکلات کا سامنا کرنے کیلئے آمادہ رہنا چاہیے۔ تمام انسانی قدروں اور عظمتوں کو یہاں سے ہر جگہ پہنچانا چاہیے۔ ثقافتی استقلال، اقتصادی استقلال اور اجتماعی استقلال، غرض استقلال کے تمام میدانوں کی محکم حفاظت کیجئے اور یہ بات مکتب اسلام پر توجہ اور خدائے بزرگ پر بھروسہ کے ذریعہ ہی ہاتھ آسکتی ہیں اور یہ کہ ایک دوسرے کو بھائی سمجھنے اور تمام طبقات کے ہم پیمان ہونے کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۴۱۱)

ارادہ خالص ہو تو انقلاب کی لہر ہر جگہ پہنچے گی

جب تک ارادہ خالص ہو گا، خدا پر خالص توجہ ہو گی، جب تک ایسا رہے اس وقت تک یقیناً یہ ملک کامیاب ہے اور یہاں سے انقلاب کی لہر ہر جگہ پہنچے گی اور پہنچ گئی ہے۔ آپ کا انقلاب صادر ہو جائے گا نہیں، بلکہ انقلاب بحمد للہ صادر ہو گیا ہے، صرف یہ کہ بیرون ملک اس کی تقویت ہونی چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۲۲۶)

ہم دنیا کی اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں

میدان ہر گز چھوڑنا نہیں چاہیے۔ اصلاً میدان چھوڑنے کی وجہ سے وہ فرض شناس لوگوں کیلئے مشکلات اور مصائب پیدا کریں گے۔ محکم و استوار میدان میں ڈٹا رہنا چاہیے۔ جتنی مشکلات پیغمبر اکرم ﷺ کیلئے پیدا ہوئیں اتنی کسی کیلئے بھی وجود میں نہیں آئیں، لیکن آنحضرتؐ نے آخر عمر تک قیام کیا اور اپنی ذمہ داری پر عمل کیا اور یہی صورتحال ائمہ (ع) کیلئے بھی رہی۔ انہوں نے بھی قیام کیے۔ ان کا زندان میں جانا ویسے ہی نہیں تھا، ان کو اس لیے زندان بھیجا جاتا تھا کہ وہ ان لوگوں کے خلاف قیام کرتے تھے جو اسلام کے برخلاف حرکتیں کرتے تھے۔ ہم بھی انشاءاللہ اسلام کے ساتھ عہد و پیمان برقرار رکھیں اور اسلام کی ترقی کے خواہشمند ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم دنیا کو موجودہ صورتحال سے بدلیں اور ہمیں امید ہے کہ ملتیں اس کام کو انجام دیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۲۷۵)

ایسا کام کریں جس سے دوسری اقوام متاثر ہو جائیں

آپ بیرون ملک اسلامی ممالک میں ہیں، خوب ان کی حالت ایسی حالت ہے جو ہم سے بہت نزدیک ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔ وہاں آپ کو اس طرح رہنا چاہیے کہ آپ ان کے تحت تاثیر قرار نہ پائیں، بلکہ جو کوئی بھی آئے وہ آپ سے متاثر ہو نہ آپ ان کے۔ مثلاً ایک شخص یہاں وارد ہوتا ہے، اگر کوئی چیز اس کے ذہن میں آئے جو اس کے دل پر اثر کرے یہ ایک اچھی حالت ہے، ایسا بھی ہونا چاہیے۔ یہاں کے صاحبان قلم ایسے ہوں۔ میں عرض کروں یہاں کے ملازم ایسے ہوں یہاں کہ رؤسا ایسے ہوں، ان کی نظر میں ایسا آنا چاہیے کہ یہ حالت اس حالت سے بہتر ہے جس میں وہ رہ رہے ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو انشاءاللہ آپ ان میں

بتدریج نفوذ بھی پیدا کریں گے اور آپ کا انقلاب بھی صادر ہو جائے گا۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ انقلاب اسی معنی میں صادر ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے سفیر ایسا کام کریں کہ وہاں کے سفرا اور حکومتیں متاثر ہوں اور ہماری حکومت ایسا کام کرے کہ دوسری حکومتیں اس سے متاثر ہوں اور ہماری قوم ایسا کام کرے کہ دوسری قومیں اس سے متاثر ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۲۹۹)

مستضعفین کو عدالتخواہ، اسلامی حکومت سے آشنا کیجئے

آپ ایک ایسے کامیاب ملک سے حج کیلئے جا رہے ہیں جس نے کئی سالوں سے شاہی مظالم کے خلاف ہاتھ پاؤں مارے اور خداوند تعالٰی کی عنایت اور حضرت بقیۃ اللہ ارواحنا فداہ کی دعائے خیر کے ذریعہ اور جان فرسا مصائب برداشت کر کے اس کے قید و بند کی زنجیروں کو توڑا اور ہزاروں شہید اور جانباز اس مقصد کی راہ میں اسلام کو پیش کئے ہیں۔ آپ ایک ایسی قوم کے پیغام کے حامل ہیں جس نے اپنے انقلاب کے ذریعہ ایک ایسے ملک کو جو مشرق زدگی اور اس سے کہیں زیادہ مغرب زدگی کا شکار تھا اور فحشا و فساد و کفر الحاد میں ڈوبا ہوا تھا، نجات دی اور جس نے طاغوتی حکومت کی جگہ اسلامی حکومت قائم کی، یہ وہی لوگ ہیں جو ارادہ رکھتے ہیں کہ اسلامی انقلاب کے پیغام کے صدور کے ذریعہ نہ صرف اسلامی ممالک، بلکہ دنیا کے مستضعفین کو اسلام عزیز اور حکومت عدل الٰہی سے آگاہ کریں، آپ ایسی عوام کے نمائندے ہیں جس نے اپنے اسلامی انقلاب کو اپنی تھوڑی مدت میں دو بڑی طاقتوں اور مشرق و مغرب کے دو بلاکوں کے مقابلے سے حاصل ہونے والی طاقت فرسا مشکلات اور ان سے وابستہ دو ستمگر گروہوں کی دہشت گردی اور خرابیوں کے باوجود صرف اسلام کی برکت اور اس کی نورانیت اور عوام کی مقاومت کے ذریعہ اسلامی ممالک اور مشرق و مغرب اور دنیا کے مظلوموں کو پورے عالم میں ہلا کر رکھ دیا ہے اور اس طرح ان کی توجہ اسلام کی طرف مبذول کی اور اس لیے ایسا کیا ہے کہ اسلام کی آواز دنیا والوں تک ہر چند کمزور سہی پہنچا دی ہے اور ان کی نگاہیں اپنی طرف جلب کر لی ہیں۔ آپ بیت اللہ الحرام کے محترم حجاج اس قوم کے پیام کے حامل اور اس کے نمائندے ہیں۔ لہذا اس حالت میں آپ کی حیثیت بہت حساس اور آپ کی ذمہ داری بہت سنگین ہے۔

انشاء اللہ جیسے امید کی جاتی ہے کہ آپ اسلامی اور انقلابی اخلاق اور اپنی شائستہ رفتار کے ذریعہ سب کی توجہ کو مبذول کریں اور انقلاب اسلامی کا جیسا چہرہ ہے اس کو ویسا ہی اقوام عالم کے سامنے پیش کیجئے اور ان کی توجہ کو اپنی برادرانہ اور محبت آمیز رفتار کے

ذریعہ ایران کے عظیم انقلاب کی طرف مبذول کیجئے اور عملی طور پر دشمنوں کی فاسد اور مکروہ تبلیغات کے شور کو بے اثر بنایئے کہ اس صورت میں آپ کا حج قبول اور اجر دوگنا ہو جائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۲۶)

اسلام کو دوسرے مقامات تک پہنچایئے

عوامی گروہ سب ایک ساتھ رہیں، اگر آپ باہم رہیں تو خدائے تبارک و تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور خدا کی مدد یہ ہے کہ آپ سب باہم رضائے خدا حاصل کریں۔ آپ سب اسلام کو قوت و طاقت بہم پہنچائیں اور اسلام کو دوسری جگہوں تک بھی پہنچائیں اور یہ خدا کی مدد ہے اور خداوند نے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر آپ مدد کریں گے میں بھی مدد کروں گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۵۷)

اسلام کے مقاصد کو دنیا میں رائج کرنا

یہ بات اسلام کے ماہرین، محققین اور علما کے دوش پر ہے کہ دنیائے اسلام پر حاکم غیر صحیح اقتصادی سسٹم کی جگہ محرومین اور غریبوں کے منافع پر مشتمل بہترین اور تعمیری پروگرام پیش کریں اور دنیائے مسلمین اور مستضعفین کو معاشی بحران سے نجات دلائیں۔ البتہ دنیا میں اسلام کے مقاصد کو رائج کرنا بالخصوص اس کے اقتصادی پروگراموں اور مغربی سرمایہ داری کے بیمار اقتصاد اور مشرقی اشتراکیت کا مقابلہ کرنا اسلام کی مکمل حاکمیت کے بغیر امکان پذیر نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۴۰)

چھٹی فصل

انقلاب اسلامی کو قبول کرنے والے دوست

وحدت کلمہ مسلمانوں کی نہضت کی کامیابی کا ضامن ہے

ہم مایوس نہیں ہیں اور مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قدرت کے ساتھ آگے بڑھیں اور آج بڑی طاقتیں تقریباً ناکامی و شکست سے دوچار ہیں۔ اب یہ نہ سوچا جائے کہ دس سال پہلے والی بات ہے۔ امریکہ آج سیاہ فام مسلمانوں کے ہاتھوں میں پھنسا ہوا ہے کہ اس نے مجبور ہو کر آٹھ شہروں میں فوجی حکومت برقرار رکھنے کا اعلان کیا۔ یہ مسئلہ ایک ایسی لہر ہے جو آج بشر میں پیدا ہو گئی ہے کہ وہ کسی کے ظلم و ستم کے تحت نہیں رہنا چاہتا۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہر جگہ پیدا ہو گئی ہے۔

اس وقت عراق میں ایک لہر وجود میں آئی ہے۔ ہندوستان میں، پاکستان میں اور دوسری جگہوں پر مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کو تلاش کریں اور اپنے آپ کو اس قابل بنائیں اور یہ تصور نہ کریں کہ بڑی طاقتیں کیا ہیں۔ ایسا نہیں وہ بہت کچھ ہیں۔ اپنے آپ کو آمادہ کریں اور ایک ساتھ اجتماع منعقد کریں اور آپس میں وحدت برقرار رکھیں تا کہ انشاءاللہ کامیاب ہو جائیں اور کامیاب ہوں گے، انشاءاللہ۔ مجھے امید ہے کہ یہ انقلابات اور تحریکیں جو مسلمانوں کے درمیان وجود میں آئی ہیں۔ ہر جگہ پہنچیں اور ہر جگہ ساتھ رہیں اور وحدت کلمہ اور خدائے تبارک و تعالیٰ پر بھروسہ کے ساتھ جو تمام کامیابیوں کا نقطہ آغاز ہے، ہم آگے بڑھیں اور تمام اسلامی ممالک وحدت کلمہ کے ساتھ اور پرچم اسلام کے سائے میں آبرومندانہ زندگی بسر کریں، انشاءاللہ تعالیٰ۔

خداوند تعالیٰ انشاءاللہ لبنان اور لبنان کے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ وہ مسلمان جو اسلام کی برتری کیلئے حالت جنگ میں ہیں۔ خدا ان کو کامیاب فرمائے، انشاءاللہ تعالیٰ۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۲۲)

اسلام کی حکومت کا نفوذ تمام ملتوں تک

انشاءاللہ یہ نہضت نتیجے تک پہنچ جائے اور اسلامی حکومت وہ کام انجام دے جن کے بارے میں اسلام نے فرمایا ہے نہ کہ ایسے کام کرے جو خواہشات نفسانی کی بناپر ہوں۔ وہ کام جو اسلام کی منشا کے مطابق ہیں اگر تحقق پیدا کریں تو یہ اس ملت کیلئے، بلکہ تمام ملتوں کیلئے سعادت ہو گی جو سب جگہ پہنچ جائے گی، انشاءاللہ۔

(صحیفہ امام، ج۸، ص۳۷۷)

یہ کامیابی اسلامی ممالک تک پہنچ جائے گی

آپ اس ایمان اور اس انقلاب اور اس انقلابی روح کے ذریعہ انشاءاللہ کامیاب ہو جائیں گے اور آپ کامیابی کو آخری منزل تک پہنچائیں گے اور انشاءاللہ خود آپ کے ملک سے یہ کامیابی دوسرے ممالک اور اسلامی ممالک تک پہنچ جائے گی۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۱۵۲)

امید ہے کہ مستضعفین، مستکبرین پر غلبہ پیدا کریں

الحمد للہ، آپ موفق ہوگئے اور ایران کی ملت موفق ہوگئی اور اس ملک کے نام نامی کو دنیا کے ہر کونے تک پھیلا دیں۔ تمام اسلامی اور غیر اسلامی ممالک کے رہنے والوں کی توجہ آپ کی طرف اور ہماری عزیز قوم کی طرف لگی ہے اور امیدوار ہوں کہ یہ انقلاب اور یہ نہضت امام عصر (عج) کے ظہور سے ملحق ہو جائے اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ ہمارا یہ انقلاب پوری دنیا اور تمام مستضعفین کیلئے باعث نجات قرار پائے اور پورے عالم میں چھا جائے اور جس طرح آپ نے دشمن پر غلبہ حاصل کیا وہ بھی حاصل کریں۔ جس طرح آپ نے دشمن اسلام اور دشمن قوم پر غلبہ پیدا کیا اسی طرح مستضعفین بھی مستکبرین پر غلبہ حاصل کریں۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۱۱۹)

بے غرض لوگوں نے انقلاب کے پیغام کو قبول کرلیا

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس کام کو انجام نہیں دے سکے ہیں اور ہم انقلاب کو اس کے حقیقی معنی میں پیش نہیں کر سکے ہیں، حتی ہماری تبلیغات کی وسعت اپنے ملک کی سطح پر بھی محیط نہیں۔ ملک سے باہر تو انقلاب نے خود بخود اپنی راہیں بنالی ہیں نہ کہ ہم نے اس کو آگے بڑھایا ہے۔ جیسا کہ ملک سے باہر کی اسلامی ملتیں اور دیگر قومیں یہاں کے حوادث اور وقائع سے آگاہ ہوئیں نہ یہ کہ ہماری تبلیغات وسیع پیمانے پر تھیں اور ہم نے ان کو اپنی تبلیغات کے ذریعہ انقلاب کا عاشق بنادیا ہے۔ یہ انقلاب گویا خود بخود وہاں منعکس ہوا اور وہ لوگ جو بے غرض تھے اور صحتمند، وہ ایک حد تک یہ سمجھ گئے کہ آپ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۵۶)

مستضعفین کی دنیا میں اسلام کا پرتو

یہ اسلام ہے جس نے ہماری ملت کو آپس میں منسجم کیا ہے اور اب اپنے حقیقی سائے اور پرتو کو تمام جگہوں پر ڈال رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اسلام کا یہ پرتو تمام اسلامی ممالک، بلکہ تمام مستضعفین کے ممالک میں اپنا اثر دکھائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۴۹۲)

ایران کا انقلاب دنیا کے مستضعفین کیلئے امید کی کرن

جو کچھ باہر سے ہمیشہ ہمارے پاس خبر پہنچتی ہے اور وہ لوگ جو باہر جاتے ہیں اور ہمیں آکر بتاتے ہیں اور کبھی بعض شخصیتیں ہمیں پیغام بھیجتی ہیں کہ آپ نے جو کام کیا ہے اس کی گہرائی اور عمق کے بارے میں آپ بھی کچھ نہیں جانتے ہیں۔ تمام یہ ظاہری تحقیقات اور ظاہری پیشرفت یہ اسلامی طاقت ہے۔ ظاہری طور پر اس پیشرفت کی گہرائی کا جیسے ہمیں بتایا گیا ہے، پیغامات بھیج کر یا دوسری اطلاعات کے ذریعہ ہمارے لیے خود بہت واضح امر نہیں ہے کہ اس اسلامی جمہوریہ اور اس نہضت نے جو ایران میں پیدا ہوئی ہے اپنے اسی قدرتی اور مادی عمق میں کس قسم کی دگرگونی تمام اقدار میں پیدا کردی ہے اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ تمام قومیں حتی وہ قومیں جو الٰہی بھی نہیں ہیں، یہ سب کے سب دنیا کے مستضعفین کا جز ہیں اور ہمیشہ مستکبروں کے قبضے میں رہے ہیں، ان کی امید اس نہضت سے وابستہ ہے جو ایران میں کامیاب ہوئی ہے۔ (صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۱۱)

علما سے اقوام عالم کی توقع

علما جہاں کہیں ہیں اس عالم سے لے کر جس کی سرپرستی میں باقی علما واقع ہیں مانند مراجع عظام [1] سے اس عالم تک جو ایک دیہات میں اسلام کی خدمت میں مشغول ہے۔ آج قوم کی توقع، بلکہ مستضعفین اور اقوام عالم کی توقعات، آپ حضرات سے وابستہ ہیں ۔آپ جہاں کہیں ہیں ان کی توقعات آپ سے بہت زیادہ ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۴۲۱)

حجاج، انقلاب اسلامی کے پیام رساں ہیں

حجاج محترم جو ایران جیسے اسلامی و انقلابی ملک سے حج کیلئے جا رہے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ بہادر و شجاع مجاہدین کی فریاد اور فداکار مجاہد اور شریف قوم کی آواز کو مسلمانوں کے اس عمومی اجتماع میں دنیا کے مسلمانوں تک پہنچائیں اور ان کو یہ ذمہ داری سونپیں کہ وہ دنیا کی تمام مظلوم قوموں اور اس انقلابی قوم کی {یا للمسلمین} کی فریاد کی حامل بن کر ایرانی قوم کے اس پیغام کو سب تک پہنچائیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۵۱۳)

صدور انقلاب اسلامی اور اس کا مستقبل

ہم آج صدور انقلاب اسلامی اور اس کے مستقبل کو مستضعفین اور مظلومین کی دنیا میں پہلے سے کہیں زیادہ دیکھتے ہیں۔ دنیا کے مظلوموں اور مستضعفین کی طرف سے جو تحریکیں مستکبرین اور ظالموں کے خلاف شروع ہوئی ہیں اور وسعت کے مراحل میں ہیں ایک روشن مستقبل کی نوید ہیں اور یہ چیز خداوند تعالیٰ کے وعدہ کو نزدیک سے نزدیک تر بناتی ہے، گویا دنیا اس کیلئے آمادہ ہو رہی

1. وہ علما اور مجتہدین مراد ہیں جو عدالت، تقویٰ، اطلاعات، اعلمیت جیسی خصوصیات اور دنیاوی زخارف سے عدم توجہ کے باعث اس مقام یعنی "مرجعیت" تک پہنچے ہیں اور عام لوگ دینی مسائل میں ان کی طرف رجوع کرکے ان کے دستورات کی پیروی کرتے ہیں۔

ہے۔اور مستضعفین کی حکومت، محرومین کی امیدوں کے کعبہ اور مکہ معظمہ کے افق سے خورشید ولایت[1] طلوع ہو رہا ہے۔

(صحیفہ امام،ج۱۷،ص ۴۸۰)

اسلام کی عظمت اور شرف کے سامنے جھک جائیں

کیا وہ وقت نہیں پہنچا ہے کہ مسلمان قومیں اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنے حکمرانوں کو اسلام کے شرف کے سامنے خاضع بنائیں یا پھران کے ساتھ ایران جیسا سلوک کریں؟ کیا اصطلاحاً اسلامی حکومتیں خواب میں ہیں؟اور وہ یہ نہیں دیکھتیں کہ اس وقت قوموں کی حالت پہلے سے کہیں مختلف ہے۔ شاید وہ یہ سمجھنا نہیں چاہتیں کہ لوگوں کی آنکھ اور کان کھل گئے ہیں اور ان کے مشرقی یا مغربی آقاؤں کی فریب کاری اب دم توڑ رہی ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے اور نہیں دیکھتے کہ انقلاب اسلامی صادر ہو گیا ہے یا صدور کی منزل میں ہے؟

خداوند متعال کی تائیدات کے ساتھ اسلام کا پرچم آئندہ بہت جلدی اسلامی ملتوں کے ہاتھوں، بلکہ اسلامی عدالت کے تشنہ مظلوموں کے ہاتھوں پورے عالم میں لہرایا جائے گا۔

(صحیفہ امام،ج۱۸،ص ۳۳۱)

انقلاب اسلامی کے ساتھ دنیا کے اکثر عوام کی دلچسپی

وہ یہ کہتے ہیں کہ ایران اپنی حیثیت کھو چکا ہے،اب بھی یہی کہتے ہیں۔ان کا مقصود یہ ہے کہ ملتوں کے سامنے ایران کی کوئی حیثیت نہیں ہے یا یہ ہے کہ حکومتوں کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے؟ اگر ان کا مطلب یہ ہے کہ ملتوں کے سامنے ایران کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو بہت خوب! وہ آئیں اور تجربہ کریں۔ کچھ گاڑیاں لے آئیں، ایک گاڑی میں امریکی صدر کو بٹھائیں، ایک میں روس کے صدر، ایک میں فرانس کے صدر، ایک میں ملکہ برطانیہ کو بٹھائیں اور ایک گاڑی میں ہمارے صدر کو بٹھائیں اور یہ عوام کے درمیان جائیں اور دنیا کی سطح پر یہ چند گاڑیاں لوگوں کے درمیان چل پڑیں، ہم نہیں کہتے ایران میں، لاطینی امریکہ میں چلیں، برطانیہ

1. اس سے شیعوں کے بارہویں امام حضرت مہدی (ع) کا ظہور مراد ہے۔ روایات میں آیا ہے کہ آپ مکہ معظمہ اور کعبہ کے قریب سے اپنے قیام، باطل پرستوں اور ظلم وجور کے خلاف آغاز کریں گے۔

میں چلیں، غیر مسلمان ممالک میں چلیں اور وہاں دیکھیں کہ عوام کا فیصلہ ان چند سر کردہ افراد کے بارے میں کیا ہے؟ کیا فیصلہ وہی فیصلہ نہیں ہے جو پاکستان میں ہمارے صدر کے ساتھ ہوا؟ اور ان کے صدر کے ساتھ کیا ہوا؟ مرغی کے انڈوں اور نفرت کے ساتھ ان کی پذیرائی ہوئی۔ پس حکومت نہیں ہے جو اس انتظار میں نہ ہو کہ ایران اس کے ساتھ کچھ نرمی کا اظہار کرے۔ امریکی اسی انتظام میں ہے۔ روس، فرانس سب اسی انتظار میں ہیں کہ ایران نرمی دکھائے۔ پس ان کی حیثیت کچھ نہیں ہے، وہ منزوی ہیں۔ یہ فقط تبلیغات کا زور ہے کہ بار بار کہا جاتا ہے اور کچھ لوگ یقین کر لیتے ہیں۔ البتہ پہلے یہ یقین کہیں زیادہ تھا لیکن اب یہ ایران میں کم رنگ ہو گیا ہے۔ ایک گروہ تو خود بخود اپنے آپ کو یقین دلواتا ہے، لیکن عوام اس قسم کے پروپیگنڈے پر یقین نہیں رکھتی ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص ۴۸۲)

مسلمانوں پر دریچے امید و نور کا کھل جانا

بحمد للہ، انقلاب اسلامی ایران کی برکت سے نور اور امید کے دریچے دنیا کے تمام مسلمانوں پر کھل گئے ہیں اور یہ سلسلہ آگے بڑھ رہا ہے تا کہ ان حوادث کی رعد و برق، نابودی اور موت کی تسلسل کو تمام مستکبروں کے سروں پر دے مارے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۹۰)

ساتویں فصل

انقلاب اسلامی کی اشاعت سے دشمنوں میں ہراس

اسلامی حرکت ارتجاعی حکومتوں کیلئے تہدید

سوال: انقلاب اسلامی کے خلاف ارتجاعی کوششوں اوران کے آگے آگے سعودی حرکتوں کا موقف کیا ہے؟

جواب: یہ بات روشن ہے کہ جس طرح اس مقدس اسلامی تحریک نے ایران میں شاہ کی حکومت کو خطرے میں ڈال کر نابود کردیا اسی طرح تمام ارتجاعی حکومتوں کو تمام اسلامی ممالک میں بھی تہدید کرتی ہے، لہذا یہ بات طبیعی ہے کہ وہ شاہ کی حمایت کریں۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۸۰)

اسلام دشمن، اس نہضت کی نابودی کے درپے ہیں

سوال: کیا آپ توقع رکھتے ہیں کہ دنیائے اسلام اور دنیائے عرب میں ایران کے اسلامی انقلاب کیلئے مشکلات پیدا کی جائیں گے؟

جواب: اسلام دشمن، اس نہضت کو نابود کرنے کیلئے کسی بھی کوشش سے دریغ نہیں کریں گے، لیکن خداوند تعالیٰ کی مدد سے یہ مقدس اسلامی نہضت اپنی راہیں سرعت کے ساتھ طے کرے گی اور آگے کی سمت بڑھتی رہے گی۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۸۰)

جو اسلام سے ڈرتے ہیں، اسلامی جمہوریہ کے صدور سے بھی ہراساں ہیں

وہ لوگ جو نہیں چاہتے کہ اسلام تحقق پیدا کرے، وہ لوگ جو نہیں چاہتے کہ ایران میں اسلامی جمہوریہ وجود میں آئے، وہ ممالک جو اسلام سے ڈرتے ہیں، اسلامی جمہوریہ سے ڈرتے ہیں۔ دوسرے ممالک تک اس ملک سے اسلامی جمہوریہ کے صدور سے

ڈرتے ہیں ۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ آپ کو راستے میں روک دیں اور آپ کو آگے بڑھنے کی اجازت نہ دیں ۔
(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۷۷)

بیرون ملک، ہمارے انقلاب کو برخلاف پیش کیا گیا ہے

آپ سب جانتے ہیں کہ ہمارے انقلاب کو ملک سے باہر جیسا وہ ہے اس کے برخلاف منعکس کیا گیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے انقلاب کو جیسا وہ ہے ویسا ہی ملک سے باہر آہستہ آہستہ صادر کریں جیسا وہ ہے ویسا ہی متعارف کرایا جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۹۰)

انقلاب کی گسترش سے دشمنوں کے پروپیگنڈے میں اضافہ

ہماری قوم ایک باخبر اور اسلامی تعہد کی پابند ہے، لہذا اس بات کا امکان نہیں ہے کہ اسلام کے خلاف بیرونی ممالک میں جو مسموم تبلیغات ہوتی ہیں اس کا اثر ہماری قوم پر پڑے اور مجھے امید ہے کہ دوسری اقوام میں بھی یہ زہر آلود تبلیغات، اثر نہ کریں۔ ہمارے ملک اور انقلاب اسلامی کے خلاف جو غل غلا ہو رہا ہے وہ اس خوف سے ہے کہ کہیں یہ انقلاب دوسرے مقامات تک بھی نہ پہنچ جائے، لہذا وہ ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ قومیں بیدار ہوں اور اس بات پر توجہ رکھیں کہ یہ تمام تبلیغات صرف اس لیے ہیں کہ اسلام کا یہیں گلا گھونٹ دیا جائے اور اس بات کی اجازت نہ دیں کہ اسلام اپنے حقیقی معنیٰ جو نہ شرقی نہ غربی [1] کی بنیاد پر مبنی ہیں، دوسری جگہوں پر بھی رائج ہو جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۴۸)

1. {لا شرقية ولا غربية} سورۂ نور، آیت ۳۵ سے اقتباس شدہ ہے۔

بڑی طاقتیں، نہضت کی مرکزی طاقت کو کچلنا چاہتی ہیں

دنیا کے تمام اطراف سے آپ کی طرف نشانے لگے ہیں، یعنی ایران کے اس اسلامی انقلاب نے دنیا میں اپنا ایسا مقام پیدا کیا ہے کہ جس نے تمام بڑی طاقتوں کو وحشت میں ڈال دیا ہے کہ کہیں یہ انقلاب اپنے حقیقی چہرے کے ذریعہ سب کی توجہ اپنی طرف مبذول نہ کرلے اور ایسا وقت پہنچ جائے جب بڑی طاقتیں یہ دیکھیں کہ تمام اسلامی ممالک اور دوسرے ممالک ان کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ لہذا وہ کوشش کررہے ہیں، اپنی تمام تر قوت سے کوشش کررہے ہیں کہ یہاں جو اس انقلاب اور نہضت اسلامی کی مرکزی طاقت ہے، اس کو کچل دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۶۹)

اسلامی حرکت کو روکنا، بڑی طاقتوں کا مقصد

یہ سب اس چیز کے پیچھے ہیں کہ اس اسلامی نہضت کو ناکام بنادیں تاکہ کہیں یہ صحیح طور پر ایران میں تحقق پیدا نہ کرلے۔ اگر ایسا ہوا تو ہمیشہ ان کا ہاتھ یہاں سے کٹ جائے گا اور کہیں ایران سے یہ دوسرے مناطق اور مقامات تک نہ پہنچ جائے کہ کہیں بری طاقتوں کا ہاتھ دنیا سے کٹ جائے، لہذا اس اعتبار سے وہ اس سلسلے میں آپ کے مخالف ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۵۰۹)

مسلمان ممالک میں بیداری، امریکہ کیلئے ایک خطرہ

کم و بیش ان کا وقت اس میں گزرتا ہے کہ اس اسلامی جمہوریہ کو کس طرح تباہ کیا جائے۔ تحریروں اور تقریروں میں جو کچھ لکھا اور کہا گیا ہے کہ امریکہ کے صدر (ریگن) نے کہا ہے کہ اب اس جنگ کو کسی طریقے سے ختم کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ اب یہ جنگ (عراق، ایران پر حملہ) امریکہ کے مفاد میں نہیں ہے!!

آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ کیسا اقرار ہے کہ ایک آدمی ایک بڑے ملک کا صدر، ایسا اقرار کرتا ہے کہ اب تک یہ جنگ امریکہ کے مفاد میں رہی ہے، اس لیے کہ اب تک یہ جنگ اس اسلامی جمہوریہ کو ختم کرنے کیلئے رہی، اب جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کام ممکن

نہیں اور اس بات کا امکان ہے کہ اسلامی جمہوریہ اس زیادہ ترقی کرے اور تمام مسلمان ممالک بیدار ہو جائیں، لہذا اب امریکہ کیلئے یہ جنگ ایک خطرہ ہے اور اس کے مفاد میں نہیں ہے! اب اس نے ان تمام لوگوں سے جو اس بات سے منسلک ہیں، مطالبہ کیا ہے کہ وہ آئیں اور اس جنگ کو کسی طریقے سے صلح کی طرف آگے۔

بڑھائیں!!

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۱۶۷)

اسلام خیانتکاروں کی روک تھام کرے گا

آج کل ایران میں ہونے والے کام دنیا کی توجہ کا مرکز ہیں۔ نشریات، اخبارات، ریڈیو، ٹی وی اور سب کے سب اس بات پر مامور ہیں کہ کوئی ایسی چیز ہم سے پیدا کریں اور اپنے اضافات اور پروپیگنڈوں کے ذریعہ اسلامی جمہوریہ پر کاری ضرب لگائیں۔ مغرض افراد سے سو فیصد جھوٹ پر مبنی انٹرویوز یا بعض افراد کے بارے میں بے محل نظریات کے اظہار کے ذریعہ وہ عوام کے اذہان کو منحرف کرنا چاہتے ہیں اور وہ چیز جس کے بارے میں زیادہ تبلیغ کرتے ہیں وہ انقلاب اور اسلام کا مسئلہ ہے، کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ اگر اسلام رشد پیدا کرے تو وہ خیانت کاروں کی روک تھام کرے گا اور ہم جو کہتے ہیں کہ انقلاب کو صادر کرنا چاہیے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کو ہر جگہ رشد پیدا کرنا چاہیے اور ہمارا کسی جگہ فوجی مداخلت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۷، ص۱۳)

اسلامی حکومتوں کی خاموشی

دنیا کے تمام ذرائع ابلاغ ایران پر حملہ کر رہے ہیں۔ البتہ وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایران کا انقلاب اگر ہر جگہ پہنچ جائے تو ان کی فاتحہ پڑھی جائے گی اور وہاں پر ان کے ہاتھ کٹ جائیں گے۔ لیکن افسوس کہ اسلامی حکومتیں یا تو متوجہ نہیں ہیں اور اگر توجہ رکھتیں ہیں تو اپنی چند روزہ حکومت کیلئے سکوت اختیار کر کے ہمارے دشمنوں سے تعاون کرتی ہیں۔ ہمیں ان کے مقابل بھی پائیدار رہنا چاہیے تا کہ انقلاب اور اسلام ہر جگہ پہنچ جائے۔ (صحیفہ امام، ج۱۸، ص۱۹۶)

لٹیروں کو اپنے مفادات کا خوف ہے

شرق و غرب کا ہر آدمی جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ کہے، ہم اپنے راستے پر گامزن ہیں اور امید ہے کہ اس راہ کو آخر تک پہنچا سکیں۔ البتہ وہ اس بات سے ناراض ہیں کہ اس ملک میں ان کے ہاتھ ان کے منافع سے کٹ گئے ہیں اور اب ان کو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں دوسرے ممالک سے بھی ان کے ہاتھ کٹ نہ جائیں۔ یہی بات ہے کہ وہ سازشیں کرتے ہیں اور اس کے بعد بھی کریں گے اور خداوند بھی ان کی سازشوں کو ناکام کرے گا اور بے اثر بنائے گا، انشاء اللہ۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۹۵)

دشمنان اسلام کا انقلاب کے خلاف پروپیگنڈہ

آپ کی ذمہ داری واقعاً بہت زیادہ ہے۔ آپ کے اعمال اور حرکات، جیسا کہ حق تعالیٰ کے حضور میں ہیں، اولیا اللہ اور ملائکۃ اللہ کی مراقبت میں ہیں، ہزاروں ایسے زائرین کی نظروں کے سامنے بھی ہیں جو اسلامی ممالک اور دنیا کے کونے کونے سے وہاں آئے ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ ایران اور اسلام کے دشمن اداروں کے وسیع پروپیگنڈے کے زیر اثر قرار پائے ہوں۔ جنہوں نے صبح سے شام تک اپنا بہت سا وقت اسلام اور ملت ایران اور اس مظلوم ملک کے خدمت گزاروں کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کرنے میں صرف کیا ہے اور کرتے ہیں، اس ملک کے بیدار ہونے والے عوام کے حقائق کو غیر واقعی بنا کر پیش کرتے ہیں کہ شاید اس قسم کی تبلیغات کے ذریعہ دنیا کے بہت سے مسلمان یا یقین کر لیں یا ابہام میں رہ جائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۹۵)

آٹھویں فصل

صدور انقلاب ایسی فکر جو تحقق پا گئی ہے

اسلامی ممالک میں انقلاب کی صدا

ایران کے عظیم انقلاب کی صدا، اسلامی اور دوسرے ممالک میں گونج رہی ہے اور قابل فخر ہے۔ آپ نے اسلامی اقوام کے غیور جوانوں کو آگاہ کیا ہے۔ امید ہے کہ آپ کے قوی ہاتھوں سے حکومت اسلامی کا افتخار آمیز پرچم پورے عالم میں لہرائے گا اور خداوند تعالیٰ کے حضور یہی میری دعا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۷۸)

ہمارا انقلاب صادر ہو گیا ہے

دوسرا مسئلہ صدور انقلاب کا ہے۔ میں نے بارہا کہا ہے کہ ہماری کسی کے ساتھ لڑائی نہیں ہے۔ آج ہمارا انقلاب صادر ہو گیا ہے اور ہر جگہ اسلام کا نام ہے اور مستضعفین کی نظریں، اسلام پر لگی ہوئی ہیں۔ صحیح و سالم تبلیغات کے ذریعہ اسلام کو جیسا ہے ویسا ہی دنیا تک پہنچائیں۔ جب قومیں اسلام کو پہچان لیں گی لازمی طور پر اس کی طرف بڑھیں گی اور ہم احکام اسلام کے دنیا میں رائج ہونے کے سوا کچھ نہیں چاہتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۲۱)

امید ہے کہ عالمی لٹیروں کے سامنے ہمہ گیر انقلاب ہو جائے

ان مقتدر دشمنوں کے مقابل کوئی بھی حکومت ہوتی وہ نابود کر دی جاتی اور اگرادی جاتی، لیکن انقلاب اسلامی معجز نما طور پر اپنی راہ پر گامزن ہے اور اس نے دنیا کے بہت سے مسلمانوں اور مستضعفین کو بیدار کیا ہے اور اس کی امید ہے کہ پوری دنیا میں بشریت

کے خلاف کام کرنے والے عالمی لٹیروں کے سامنے ہمہ گیر انقلاب برپا ہو جائے۔ ایران کا انقلاب قدرت کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور ہر روز اس کے استحکام اور انسجام میں اضافہ ہو رہا ہے، اس کے ساتھ مخالف شکست سے دوچار ہو رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ١٦، ص ١٢٥)

ایران کا تذکرہ ہر جگہ ہے

آپ اس وقت پوری دنیا اور تمام نشریات کو اگر ملاحظہ کریں تو بحمد للہ ایران کا بیان ہر جگہ ہے اور سب اس ایرانی اور اسلامی انقلاب سے وحشت رکھتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ١٦، ص ٢٨٩)

اسلام کا نفوذ، علاقے سے بھی گزر چکا ہے

وہ ایک چیز [1] ہاتھ سے گنوا بیٹھے ہیں کہ وہ چیز اس بات کا موجب ہے کہ تمام چیزیں ان کے۔ ہاتھوں سے واپس لے لی جائیں یہ مسئلہ اب اس علاقہ سے بھی نکل کر خود ان تک پہنچ گیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ١٦، ص ٣٤١)

ملتیں ایران سے محبت رکھتی ہیں

جس انسان نے آپ کی آواز سنا وہ سمجھ گیا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور وہ آپ کے ساتھ ہے اور جنہوں نے آپ کی آواز سمجھا وہ یہ بھی سمجھ گئے کہ آپ کیا کہتے ہیں۔ لیکن اس کو وہ اپنی سلطنت کے مخالف جانتے ہیں، اپنے صدر کے مخالف اور خلاف جانتے ہیں، اپنے مفادات کے خلاف جانتے ہیں، وہ بھی آپ کے دشمن ہیں۔ کمزور قوموں نے آپ کی بات، سنا۔ وہ آپ کے موافق اور آپ کے

---

1. حضرت امامؒ کا اشارہ ایران کی حاکمیت سے بڑی طاقتوں کے ہاتھ منقطع ہو جانے کی طرف ہے۔

حق میں ہیں۔ یہ لوگ جو باہر گئے ہیں جہاں کہیں گئے ہیں، یہ جب واپس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تمام ملتیں، ایران کی محب اور عاشق ہیں۔ ایران کو چاہتی ہیں۔ امید کی نظریں ایران پر لگائے ہوئے ہیں لہذا ہماری قوم استقامت کرے ہماری یونیورسٹی، پائیداری دکھائے۔ ہمارے قدیمی عملی حوزہ استقامت کریں۔ ہماری فوج استقامت کرے اور سب استقامت کریں کہ یہ استقامت اور پائیداری اس چیز کا موجب بن جائے گی کہ یہ تحریک اور انقلاب جاری رہے اور ہر جگہ پہنچ جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۵۰۷)

اس تحریک کی لہر ہر جگہ پہنچ گئی ہے

آپ کے اس انقلاب اور نہضت کی موج دنیا میں پہنچ گئی ہے۔ دنیا میں ہر جگہ آپ کی کامیابی کی یہ موج سایہ فگن ہے۔ انسانی معاشروں میں ایرانی کا کہیں نام نہیں تھا، سوائے اس کے کہ امریکہ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہے، آج پوری دنیا، وہ لوگ جو صاحب انصاف ہیں، اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ اسلامی جمہوریہ کامیاب ہے اور اس کی کامیابی انشاءاللہ جاری وساری ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۶۰)

اسلام دنیا کے ہر گوشے تک پہنچ گیا ہے

بحمد للہ آج ایران میں اسلام اور ایران کی قدرت اس طرح ہے کہ تمام کمزور ملتوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کئے ہوئے ہے اور پوری دنیا میں اسلام صادر ہو گیا ہے۔ امریکہ کے سیاہ فام عزیزوں سے لے کر افریقہ اور روس تک سبھی جگہ، اسلام کا نور چمک گیا ہے اور عوام کی توجہ اسلام کی طرف ہو گئی ہے اور صدور انقلاب سے ہمارا مقصد یہی تھا جس نے تحقق پیدا کر لیا اور انشاءاللہ اسلام ہر جگہ کفر پر غلبہ پیدا کرے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۴۱۵)

اسلام نے پورے عالم میں اپنا جلوہ پیدا کیا ہے

بحمد للہ اسلام نے ایک ایسا جلوہ پیدا کیا ہے جو پوری دنیا پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ دنیا کے مظلوموں اور عوام نے اس اسلامی جمہوریہ کی طرف توجہ مبذول کرلی ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۱۷۵)

اسلام کا جلوہ ہر جگہ پہنچ گیا ہے

اسلام کا جلوہ کریملن کے کاخ اور وہائٹ ہاؤس تک بھی پھیل گیا ہے۔ لاطینی امریکہ میں بھی پہنچ گیا ہے۔ افریقہ اور مصر میں بھی پہنچ گیا ہے اور ان کو اس بات کی طرف رغبت دلائی ہے کہ وہ اسلام کا اظہار کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ اسلام پر اعتقاد نہیں رکھتے ہیں، بلکہ اس کے شدید مخالف ہیں۔ لیکن اسلام کا یہ جلوہ جو ایران سے باہر منعکس ہوا ہے اور چونکہ وہ اسلام پر اعتقاد نہیں رکھتے ہیں، اب کہتے ہیں کہ اسلام ہونا چاہیے، حدود اسلامی ہونی چاہئیں۔ یہ اس جلوے کی برکت ہے جو ایران سے پیدا ہوا ہے۔ ایسا نہیں کہ وہ مسلمان ہوگئے ہیں، بلکہ اب {أدبه العصا} [1] یہاں تک کہ صدام کے بارے میں بھی کہ نماز پڑھتا ہے چاہے نماز غلط ہی پڑھے سبھی زاہد وعابد و مسلمان ہوگئے ہیں۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو کم اہمیت نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہمیں خوشخبری دیتا ہے کہ انشاءاللہ یہ نورِ الٰہی وسعت پیدا کرے گا اور خدائے تبارک وتعالیٰ کی نصرت تمہارے شامل حال ہوگی۔ ملت ایران چاہتی ہے کہ خدا کی نصرت کرے اس نصرت کے ہمراہ خدا کی نصرت ہے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے لیکن ہم کو چاہیے کہ اس فکر میں رہیں کہ ہم اسلام کی نصرت کریں، خدا کی نصرت کریں۔ ہم اس فکر میں رہیں کہ خدا کیلئے کام کریں اور خدا کے دین کی مدد کریں۔ اگر ہم نے اس کام کو انجام دیا تو خدا کا وعدہ یقیناً تحقق پیدا کرے گا اور اس کی نصرت بھی اس کے ہمراہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۹)

1. لاٹھی ان کو مؤدب بناتا ہے۔ صدام (عراق کے سابقہ صدر) کی طرف بعض لوگ لاٹھی کے زور سے مؤدب ہوتے ہیں۔

اسلام کا پرتو ایران سے پوری دنیا میں چھا گیا ہے

آپ جان لیں کہ ایران کے مرکز سے اسلام کا پرتو پوری دنیا میں پھیل گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے سنا ہے، نہیں معلوم آپ نے سنا ہے یا نہیں کہ امریکہ میں ایک اسلامی بینک کھولنا چاہتے ہیں! البتہ وہ اسلام جس کے بارے میں وہ کہتے ہیں اور یہ اسلام جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں یہ دو قسم کے ہیں، لیکن میں نے سنا کہ اسلامی بینک کھولنا چاہتے ہیں۔ یہ مصر، سوڈان [1] وغیرہ جیسی بعض حکومتیں جو احکام اسلام کی صدا بلند کرتی ہیں۔ کیا آپ تصور کرتے ہیں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ویسے ہی اور اسی طرح واقع ہو گیا ہے؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اسلام کی موج اپنا پرتو وہاں ڈال کر پہنچ گئی ہے اور یہ آواز ہر جگہ سے آ رہی ہے۔ اب امریکہ میں بھی یہ مسائل ہیں۔ دوسرے مقامات پر بھی یہ مسائل ہیں۔ خواہ ناخواہ وہ اس حرکت سے متاثر ہو گئے ہیں۔ یہ حرکت اسلامی اس بات کا موجب بن گئی ہے کہ تمام ممالک اس سے متاثر ہو جائیں، تمام مسلمان ممالک ہمراہ ہیں۔ بعض اوقات یہ جو کہا جاتا ہے کہ ایران دنیا میں اکیلا ہو گیا ہے، اس سے ان کا مقصد کیا ہے؟ ان کا مقصد یہ ہے کہ امریکہ ہم سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ جس وقت ہم امریکہ کی طرف ہاتھ بڑھائیں، امریکہ سو مرتبہ ہماری طرف ہاتھ بڑھائے گا۔ لیکن ہم ہیں کہ امریکہ کو خاطر میں نہیں لاتے اور اسی طرح دوسروں کو۔

اگر مقصد یہ ہے کہ ملتوں کے سامنے ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے، بہت خوب! تمام یہ بات جانتے ہیں اور تمام ملتیں اس بات کی طرف متوجہ ہیں۔ آج جہاں کہیں اسلامی اجتماع ہوتا ہے، ہمارے سنی اور شیعہ بھائی وہاں پر اکھٹے ہوئے ہیں۔ اسلام کے بارے میں اور اس سلسلے میں کہ تمام چیزیں اسلامی ہونی چاہئیں ان کا ملک اسلامی ہو جائے، ان تمام مسائل کا وہاں بیان ہونا اور یہ ایک ایسا پرتو ہے جو خدائے تبارک وتعالیٰ نے سب جگہ مرحمت فرمایا ہے اور اسلام کے نور کی شعاعیں ہر جگہ موجود ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۳۲۹)

---

1. ''جعفر نمیری'' کے دور میں سوڈانی حکومت کی طرف اشارہ ہے۔

اسلام کی آواز دنیا کے دور ترین شہروں تک پھیل گئی ہے

محترم ایرانی حجاج اس وقت معبد عشق اور مرقد معشوق اور خدائے تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں اور اسلام کی آواز دنیا کے دور ترین بلاد تک پہنچ گئی ہے اور اسلام کا معنوی پرچم دنیا کے ہر گوشے میں لہرا رہا ہے اور دنیا والوں کی آنکھیں ولی اللہ اعظم ارواحنا لمقدمہ الفدا کے ملک کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۱۳)

سانحہ مکہ، جہان اسلام میں عظیم تحولات کا باعث

ایران کی بہادر اور عزیز ملت مطمئن رہے کہ مکہ کا سانحہ [1] جہان اسلام میں عظیم تحولات کا باعث اور اسلامی ممالک کے فاسد نظاموں کی بیخ کنی اور عالم نما افراد کے دھتکارے جانے کیلئے ایک مناسب زمینہ ہموار کرے گا اور یہ کہ مشرکین سے برائت کے حماسہ کو ایک سال سے زیادہ عرصے نہیں ہوا ہے اور ہمارے پاک اور عزیز شہیدوں کے خون کا عطر پورے عالم میں پھیل گیا ہے اور اقصیٰ نقاط عالم میں اس کے اثرات ہم دیکھ رہے ہیں فلسطینی عوام کی کامیابی اچانک ظہور پذیر نہیں ہوئی ہے۔ کیا دنیا تصور کرتی ہے کہ اس کامیابی کے نغمے کن لوگوں نے گائے ہیں اور اب فلسطینی عوام کن امیدوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں کہ جو بے خوف اور خالی ہاتھ اسرائیل اور صیہونزم کے وحشیانہ حملوں کا پائیداری کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں؟ کیا صرف یہ وطن پرستی کی آواز ہے جس نے ان کے وجود سے دلیرانہ شعلہ کو پیدا کیا ہے؟ آیا فلسطینیوں کے دامن پر میوۂ استقامت اور نور زیتون کی امید خود فروختہ سیاستدانوں کے درخت سے پڑتی ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ لوگ کئی سالوں سے فلسطینیوں کے پہلو میں بیٹھ کر ملت فلسطین کے نام سے روٹیاں توڑ رہے ہیں!

اس میں شک نہیں کہ یہ آواز {اللہ أکبر} کی آواز ہے۔ یہ وہی ہماری قوم کی آواز ہے جس نے ایران میں شاہ کو اور فلسطین میں بیت المقدس کے غاصبین کو ناامید بنادیا ہے اور یہ وہی نعرۂ برائت کا تحقق ہے جو حج کے موقع پر مظاہروں میں فلسطین کی قوم نے اپنے ایرانی بھائیوں اور بہنوں کے شانہ بشانہ، قدس کی آزادی کیلئے آواز بلند کی اور امریکہ مردہ باد اور روس اور اسرائیل مردہ باد کے نعرے لگائے۔ فلسطینی جوانوں نے بھی شہادت کے اسی بستر پر اپنا خون گرایا جس پر ہمارے عزیزوں کا گرا اور پھر شہادت کی نیند سو گئے۔

---

1. مکہ کے حادثہ سے چھٹی ذی الحجہ ۱۴۰۷ میں بیت اللہ الحرام کے ایرانی اور غیر ایرانی زائرین کے مشرکین سے برائت کے جلوس پر سعودی حکومت کی پولیس اور حفاظتی دستوں کا وحشیانہ حملہ مراد ہے کہ جس میں کئی سو زائرین، امریکہ اور اسرائیل سے برائت کے جرم میں شہید کئے گئے!

ہاں! ملت فلسطین نے اپنے کھوئے ہوئے راستے کو مشرکین سے برائت کے ذریعہ پالیااور ہم نے دیکھا کہ اس جدوجہد میں لوہے کی قائم کردہ رکاوٹیں کس طرح گرگئیں اور کس طرح لہو کو تلوار پر اور ایمان کو کفر اور فریاد کو گولی پر کامیابی نصیب ہوئی اور کیسے بنی اسرائیل کا نیل سے فرات [1] تک قبضے کا خواب بکھر کر رہ گیا اور ہمارے نہ شرقی نہ غربی کے مبارک شجرہ سے فلسطین ستارہ دوبارہ روشن ہوگیا اور آج جس طرح ہمیں کفر و شرک کے ساتھ سازش میں کھینچنے کیلئے پوری دنیا میں وسیع پیمانے پر کوشش جاری ہیں اسی طرح فلسطین کی مسلمان قوم کے غم و غصہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے کوششیں ہو رہی ہیں اور یہ انقلاب کی پیشرفت کا صرف ایک نمونہ ہے اور جبکہ پوری دنیا میں انقلاب اسلامی کے چاہنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اور ہم ان کو اپنے انقلاب اسلامی کا بالقوہ سرمایہ تصور کرتے ہیں اور وہ لوگ بھی جو اپنے خون کی سیاہی سے دستخط کر کے ہماری حمایت میں بھیجتے ہیں اور جو دل و جان سے انقلاب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور خداوند کی مدد سے پوری دنیا کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

اس وقت حق و باطل، فقیر و غنی، مستضعفین و مستکبرین اور ننگے پیر چلنے والوں اور بے درد مالداروں کے درمیان جنگ شروع ہوگئی ہے۔ میں ان تمام عزیزوں کے ہاتھ اور بازؤں پر بوسہ دیتا ہوں جو پوری دنیا میں جدوجہد کی زحمت، اپنے دوش پر اٹھائے ہوئے ہیں اور راہ خدا اور مسلمانوں کی عزت کیلئے جہاد کا عزم کئے ہوئے ہیں اور آزادی و کمال کے تمام غنچوں اور کلیوں پر اپنا مخلصانہ درود و سلام نچھاور کرتا ہوں۔ ایران کی دلیر اور عزیز قوم کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ خداوند نے آپ کے معنوی برکات اور آثار کو دنیا تک پہنچایا ہے اور آپ کی پر فروغ آنکھیں اور دل، محرومین کی حمایت کا مرکز بن گئے ہیں اور آپ کے انقلابی شرارہ نے بائیں اور دائیں طرف کے عالمی لٹیروں کو وحشت میں ڈال دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۸۴)

{ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ }

---

1. ''نیل سے فرات تک'' ایک ایسی اصطلاح ہے جو اسرائیل کی صیہونی حکومت کی موجودیت کے اعلان کے بعد قدس کی سرزمین پر بیان ہوئی۔ اسرائیلی حکومت کے سربراہ اس بات کے مدعی ہیں کہ دریائے نیل سے لے کر دریائے فرات تک اور شام اور ترکی کا کچھ حصہ ''ارض موعود'' ہے جو اسرائیل کے قبضہ میں آنا چاہیے۔

فہرست

مقدّمہ 1

پہلی فصل: صدور انقلاب،اسلامی انقلاب کی ایک ناقابل انکار خصوصیّت 9

دنیاکے تمام مسلمان،ایران کی مقدس تحریک کے تحت تاثیر قرار پائیں گے 9

اسلامی تحریک کسی ایک ملک تک محدود نہیں ہے 9

ہم اپنے مکتب کی ترویج کریں گے 10

تحت ستم لوگوں میں ایک عظیم ھلچل 10

دشمنوں کی مخالفت،ایران کا عملی نمونہ ہوناہے 10

آزادی اور استقلال کا سایہ پوری دنیاپر چھاجائے گا.. 11

دوسری فصل: صدور انقلاب کی سمت فکراور عزم راسخ 12

ملت ایران اسلام کاپرچم پوری دنیاپر لہرائے گا... 12

مقصد،اسلام کے عالمگیر احکام کو زندہ کرناہے 12

اسلام سبھی کا حق ہے.. 12

اسلام کا جھنڈا پوری دنیامیں لہرائے گا 13

امید ہے کہ ہم عدل کو رائج کریں.. 13

حکومت اسلامی کی بنیاد، محبت اور برادری 13

پرچم اسلام،دنیاکے تمام طبقات میں 14

توحید کے پرچم کو تمام ممالک پر سرافراز بنائیں 14

ہم اپنا انقلاب پوری دنیا تک پہنچائیں گے 14
بڑی طاقتوں کے ساتھ اپنا حساب صاف کریں 14
دنیا میں اسلام کو رائج کرنا 15
بڑی طاقتوں کو اسلام کی قدرت سے آگاہ کرنا 15
اسلام کو عالم گیر کریں 15
اسلام کے پرچم کو اقطاب عالم میں اونچا کریں 16
دنیا میں عدل کا بول بالا کریں 16
نہضت کا صدور 16
مستضعفین جان لیں کہ حق لیا جاتا ہے 17
اسلام پھیل جائے گا 17
اسلام کو ہر جگہ پہنچائیں گے 17
دنیا کے لوگوں کو مستقل بنائیں 17
انقلاب اسلامی کا مقصد 18
ہر جگہ نور اسلام کا پرتو 18
اسلام کو صادر کریں 18
دنیا کو اسلامی مظاہر سے بھر دیں 19
منجی عالمؑ کے قیام کیلئے راہ ہموار کرنا 20
آخری سانس تک ''کلمۃ اللہ'' کی سربلندی کیلئے کھڑے ہیں 21

اسلامی عدل کی ہر جگہ، حکمرانی 21
بڑی طاقتوں کی آنکھوں سے چین کی نیند، چھین لیں گے 21
یہ انقلاب، ستمکاروں کے کاخ گرنے کا مقدمہ 22
ہم اپنے تجارب کو صادر کریں گے 22
اسلامی اقوام کے درمیان اسلام کے تحقّق کا عزم مصمّم 23
تمام ستمگروں کے ہاتھ کاٹ دیں گے 23
ہم، فاسد جڑوں کو خشک کرنے کے درپے ہیں 23
اسلام کی اشاعت، ہماری بنیادی ذمہ داری ہے 24
تیسری فصل: زیر ستم، عوام کے مطلوب اقدار کیلئے انقلاب اسلامی بہترین نمونہ 26
ایران کا اسلامی انقلاب، ملتوں کو استکبار سے رہائی کی فکر عطا کرتا ہے 26
ہماری تحریک، وسعت پیدا کر رہی ہے 26
امید ہے کہ اسلامی ممالک میں حکمران، عوام سے ہوں 27
امید ہے کہ اسلام کے چہرے سے حجاب اٹھ جائے 27
قوموں کی بیداری سے حکومتیں خوفزدہ ہیں 28
امید ہے خورشید اسلام مشرق و مغرب سے طلوع ہو 28
ایرانی قوم دنیا والوں کیلئے عملی نمونہ 28
چوتھی فصل: انقلاب کے صدور ہمارا مقصود 30
ہم چاہتے ہیں، اسی معنویت کو صادر کریں 30

ہم چاہتے ہیں حکومتوں اور ملتوں کے درمیان صلح برقرار ہو جائے 30
بڑی طاقتوں کے ہاتھ مسلمانوں کے مخازن سے کاٹ دیں 31
صحیح تبلیغات، انقلاب کے صدور کا اہم عامل 31
خلیج فارس کی حکومتیں، صدور انقلاب سے خوفزدہ ہیں 32
اسلام کا تعارف، جیسا ہی ہے ویسا ہی کروائیں 32
ہم اپنی بات کو دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں 33
پانچویں فصل: صدور انقلاب کے شرائط، عوامل اور طریقہ کار 34
تمام ملتیں، ایران کی طرف متوجہ ہیں 34
اتحاد، اسلام کی اشاعت کی رمز وراز ہے 34
اسلام کی پیروی، صدور انقلاب کا عامل ہے 35
آپ عمل اور اخلاق کے ذریعہ، انقلاب کو صادر کریں 36
تمام ملتیں ہمارے ساتھ ہیں 37
اچھے اخلاق کے ذریعہ، اسلامی جمہوریہ، صادر کریں 38
دنیا والوں تک مطالب کو پہنچایئے 39
اپنے انقلاب کو عالمی سطح پر پہچنوائیں 39
مظلوموں کی آواز، دنیا تک پہنچانے کیلئے سنجیدگی سے کوشش کیجئے 40
انقلاب ایران کے اصولوں کو درست متعارف کروائیں 40
تمام قومیں انسانی اقدار کی موافق ہیں 41

جمعیتوں کواسلام کی طرف دعوت دیجئے 41

ہمیں اپنی تبلیغات میں اضافہ کرناچاہیے 42

بیرون ملک تبلیغات ایک خاص اہمیت کی حامل ہیں 42

اسلامی اخلاق و کردار، انقلاب کیلئے بہترین تبلیغ 42

سفارتخانے اسلام کی تبلیغ کے ذمہ دار ہیں 43

حفظ وحدت، صدور اسلام کی شرط 43

ہمیں چاہیے کہ انسانی قدروں کاانتخاب کریں 44

انسانی اقدار کا صدور 44

ارادہ خالص ہو توانقلاب کی لہر ہر جگہ پہنچے گی 45

ہم دنیا کی اصلاح کاارادہ رکھتے ہیں 45

ایساکام کریں جس سے دوسری اقوام متاثر ہو جائیں 45

مستضعفین کو عدالتخواہ، اسلامی حکومت سے آشنا کیجئے 46

اسلام کو دوسرے مقامات تک پہنچایئے 47

اسلام کے مقاصد کو دنیامیں رائج کرنا 47

چھٹی فصل: انقلاب اسلامی کو قبول کرنے والے دوست 48

وحدت کلمہ مسلمانوں کی نہضت کی کامیابی کا ضامن ہے 48

اسلام کی حکومت کانفوذ تمام ملتوں تک 49

یہ کامیابی اسلامی ممالک تک پہنچ جائے گی 49

امید ہے کہ مستضعفین، مستکبرین پر غلبہ پیدا کریں 49
بے غرض لوگوں نے انقلاب کے پیغام کو قبول کر لیا 50
مستضعفین کی دنیا میں اسلام کا پر تو 50
ایران کا انقلاب دنیا کے مستضعفین کیلئے امید کی کرن 50
علما سے اقوام عالم کی توقع 51
حجاج، انقلاب اسلامی کے پیام رساں ہیں 51
صدور انقلاب اسلامی اور اس کا مستقبل 51
اسلام کی عظمت اور شرف کے سامنے جھک جائیں 52
انقلاب اسلامی کے ساتھ دنیا کے اکثر عوام کی دلچسپی 52
مسلمانوں پر دریچے امید و نور کا کھل جانا 53
ساتویں فصل: انقلاب اسلامی کی اشاعت سے دشمنوں میں ہراس 54
اسلامی حرکت ارتجاعی حکومتوں کیلئے تہدید 54
اسلام دشمن، اس نہضت کی نابودی کے درپے ہیں 54
جو اسلام سے ڈرتے ہیں، اسلامی جمہوریہ کے صدور سے بھی ہراساں ہیں 54
بیرون ملک، ہمارے انقلاب کو بر خلاف پیش کیا گیا ہے 55
انقلاب کی گسترش سے دشمنوں کے پروپیگنڈے میں اضافہ 55
بڑی طاقتیں، نہضت کی مرکزی طاقت کو کچلنا چاہتی ہیں 56
اسلامی حرکت کو روکنا، بڑی طاقتوں کا مقصد 56

مسلمان ممالک میں بیداری،امریکہ کیلئے ایک خطرہ 56

اسلام خیانتکاروں کی روک تھام کرے گا 57

اسلامی حکومتوں کی خاموشی 57

لٹیروں کواپنے مفادات کاخوف ہے 58

دشمنان اسلام کاانقلاب کے خلاف پروپیگنڈہ 58

آٹھویں فصل: صدور انقلاب ایسی فکر جو تحقق پائی ہے 59

اسلامی ممالک میں انقلاب کی صدا 59

ہماراانقلاب صادر ہو گیاہے 59

امید ہے کہ عالمی لٹیروں کے سامنے ہمہ گیر انقلاب ہو جائے 59

ایران کاتذکرہ ہر جگہ ہے 60

اسلام کانفوذ،علاقے سے بھی گزر چکاہے 60

ملتیں ایران سے محبت رکھتی ہیں 60

اس تحریک کی لہر ہر جگہ پہنچ گئی ہے 61

اسلام دنیاکے ہر گوشے تک پہنچ گیاہے 61

اسلام نے پورے عالم میں اپناجلوہ پیداکیاہے 62

اسلام کاجلوہ ہر جگہ پہنچ گیاہے 62

اسلام کاپرتوایران سے پوری دنیامیں چھاگیاہے 63

اسلام کی آواز دنیاکے دور ترین شہروں تک پھیل گئی ہے 64

سانحہ مکہ، جہان اسلام میں عظیم تحولات کا باعث 64
فہرست 66